امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو
"امام اعظم" کہنے پر غیر مقلدین کے بے بنیاد اعتراضات
کا علمی و تحقیقی جواب

الْقَوْلُ الْاَسْلَمُ بِاَنَّ اَبَا حَنِیْفَۃَ اِمَامٌ اَعْظَمُ

لقبِ امامِ اعظم

دلائل کے آئینے میں

مُفتی رضاء الحق اشرفی

ناشر
Ahle Sunnat
RESEARCH CENTRE
اہلِ سنت ریسرچ سینٹر ممبئی

Affiliated with:
AS SYED MAHMOOD ASHRAF
DARUL TEHQEEQ WA AL TASNEEF
السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف

نام کتاب: لقب امام اعظم ــــ دلائل کے آئینے میں
مصنف : مفتی رضاء الحق اشرفی مصباحی
کمپوزنگ: حافظ محمد فاروق کلیا چک، مالدہ، مغربی بنگال
ریسیٹنگ : مولانا حافظ محمد ہارون اشرفی استاذ جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف
صفحات : ۴۸
تعداد : ۱۱۰۰
قیمت : ۲۵/روپئے
ناشر : اہل سنت ریسرچ سینٹر جوگیشوری ممبئی ملحقہ السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف
جامع اشرف کچھوچھہ شریف (یوپی) فون نمبر: 09819525269

ملنے کے پتے

❁ السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف جامع اشرف خانقاہ اشرفیہ سرکارکلاں۔
موبائل: 08869998234
❁ اہل سنت ریسرچ سینٹر جوگیشوری ممبئی ۔ موبائل: 09819525269
❁ مکتبہ فیضان اشرف خانقاہ اشرفیہ سرکارکلاں۔موبائل: 09889757557
❁ الاشرف اکیڈمی دہلی، ایل۔۱۶ ابوالفضل انکلیو جامعہ نگر اوکھلائی دہلی۔
موبائل: 09891105516
❁ دار العلوم اشرفیہ غریب نواز، نئی بستی راج محل صاحب گنج (جھارکھنڈ) موبائل 09733324744

انتساب

امت مسلمہ کے ان محسنوں کے نام

جنہوں نے اپنی خداداد قوتِ استنباط واجتہاد کے ذریعہ کتاب وسنت سے شرعی احکام واصول کا استخراج کر کے قیامت تک کے لئے پوری امت مسلمہ کے لئے شاہراہِ عمل متعین کی۔

یعنی تمام ائمۂ مجتہدین بالخصوص امام الائمہ سراج الامّہ کاشف الغمّہ **امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** کوفی کے نام

جن کے تعلق سے عظیم محدث امام بخاری کے استاذ کے استاذ **عبد اللہ بن مبارک** نے فرمایا:

''اگر میری ملاقات ابوحنیفہ سے نہ ہوئی ہوتی تو میں بھی ان لوگوں میں سے ہوتا جو بغداد میں صرافی کیا کرتے تھے''

اور یہ بھی فرمایا:

''اگر ابوحنیفہ سے میری ملاقات نہ ہوتی تو میں گمراہوں میں سے ہوتا''

(اخبار ابی حنیفة و اصحابه للصیمری ۱/۱۳۹)

گر قبول افتد زہے عز وشرف

رضاء الحق اشرفی مصباحی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمات تبرک

قائد ملت ابوالمختار علامہ سید شاہ محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانۂ اشرفیہ کچھوچھہ شریف

نحمده و نصلی علیٰ رسوله المختار و علیٰ آله الاخیار و اصحابه الاطهار

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۵۰ھ کے فضل وکمال، علم و اجتہاد، تقوی و طہارت اورامت مسلمہ پران کے فقہی واجتہادی احسانات کاانکارایک مسلمہ حقیقت کا انکار ہے۔ محدثین، مجتہدین اوراسلاف امت نے ان کے فضائل وکمالات کا کھلے دل سے اعتراف کیاہے۔

مشہور ومعتمد ناقد حدیث علامہ شمس الدین ذہبی جن کا شمار مستند علماء اسماء رجال میں ہوتا ہے، انھوں نے اپنی مشہورزمانہ کتاب 'طبقۃ الحفاظ' میں امام اعظم کے احوال ومناقب اورفقہ وحدیث میں ان کے علومرتبت کو بیان کیا ہے۔ بلکہ ایک مستقل رسالہ 'مناقب ابی حنیفة و صاحبيه' بھی تصنیف فرمایا ہے۔

امام ابوحنیفہ ''امام اعظم'' کے لقب سے معروف ومشہور ہیں۔ امام ابوحنیفہ کو یہ لقب ان کے مقلدین نے حسن عقیدت کی بنیاد پر نہیں دیا ہے بلکہ اسلاف امت، ائمۂ محدثین و فقہاء شوافع، حنابلہ اور مالکیہ نے بھی آپ کواس لقب سے یاد کیا ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ لیکن بارھویں صدی ہجری کے نومولود فرقۂ 'وہابیہ' کے ناواقف لوگوں نے اس پراعتراض کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ یہ لقب صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ ان کا یہ حال ہے کہ انہوں نے اپنے معتمد علماء مثلا ابن تیمیہ اور محمد ابن عبدالوہاب نجدی وغیرہ کوامام اعظم کا لقب دے رکھا ہے۔ جب کہ یہ علماء، امام اعظم کیا آپ کے شاگرد کے شاگردوں کے خوان علم وفن سے خوشہ چینی

کرنے والوں کے خاک قدم کو نہیں پہنچ سکتے۔

بارہویں صدی ہجری کا ایک عالم شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی جو اہل سنت سے الگ تھلگ ایک نئے مسلک ''وہابیت'' کا بانی ہے اسے ''امام اعظم'' کہا جائے اور دوسری صدی ہجری کے امام، مجتہد، فقیہ، صحابہ کے دیدار اوران سے سماع حدیث کے شرف سے مشرف ہونے والے تابعی امام ابوحنیفہ کو ''امام اعظم'' کہنے پر اعتراض۔ آخر اسے کیا کہا جائے؟ فکری انارکی اور علمی واعتقادی انحطاط کی اس سے بدتر مثال مشکل سے ملے گی۔

زیرنظر رسالے میں لقب ''امام اعظم'' پر غیر مقلدین وہابیہ کی طرف سے پیدا ہونے والے اعتراضات کا علمی محاسبہ محقق ومدلل اور سنجیدہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ کتاب کو پڑھنے کے بعد مخالفین ومنکرین کے شکوک وشبہات دور ہوجائیں گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو وہ حق کو ضرور قبول کریں گے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اس رسالے کو مفید عام بنائے اوراس کے مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

فقیر اشرفی وگدائے جیلانی

ابوالمختار سید محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ سرکارکلاں کچھوچھہ شریف

کلمات ناشر

اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی (ARC) ملحقہ السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف کے اشاعتی سلسلے کی ایک کڑی ہے کتاب ''لقب امام اعظم۔دلائل کے آئینے میں''۔

ماہ جولائی ۲۰۱۵ء کو تین اہم تحقیقی کتابیں ''ترک رفع یدین، نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا اور فسق یزید'' اہل سنت ریسرچ سینٹر کی طرف سے اردو، ہندی اور انگریزی تینوں زبانوں میں چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔تینوں کتابوں کی رسم اجراء کا پروگرام بدست اقدس حضور قائد ملت علامہ سید شاہ محمد محمود اشرف سجادہ نشین آستانۂ اشرفیہ کچھوچھہ شریف بانی وسرپرست اہل سنت ریسرچ سینٹر وسرپرست اعلیٰ جامع اشرف کچھوچھہ شریف ۸/ جولائی ۲۰۱۵ء کو جوگیشوری ممبئی میں منعقد ہوا تھا،جس میں ملک وبیرون ملک کے معزز افراد اور شہر ممبئی کے مشہور علماء کرام بھی تشریف فرما تھے۔

الحمد للہ ریسرچ سینٹر کا پہلا اشاعتی پروگرام اہل علم کے درمیان کافی مقبول ہوا۔تینوں کتابوں کی کامیاب اشاعت کے بعد ریسرچ سینٹر کی تعلیمی وتبلیغی سرگرمیاں جاری وساری ہیں۔مساجد میں ''حفظ حدیث'' کورس کے درس وتدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ اس کے مثبت ومفید نتائج بھی سامنے آرہے ہیں۔ویڈیو، آڈیو کلپس کے ذریعے بد مذہبوں و گمراہوں کے اعتراضات وشبہات کے مدلل ومسکت جوابات بھی دئے جارہے ہیں۔ریسرچ سینٹر کی تمام تر سرگرمیوں کی روح رواں حضور قائد ملت کی محکم سرپرستی اور کامل توجہ ہے۔ان شاء اللہ دن بدن سینٹر کے منصوبوں میں مزید وسعت پیدا ہوتی رہے گی اور اس کی خدمات کا دائرہ پھیلتا جائے گا۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ اہل سنت ریسرچ سینٹر کی تمام تر دینی وعلمی خدمات کو مفید اور عام کرنے میں ہر ممکن تعاون فرمائیں، مفید مشوروں سے نوازیں اور اس کی پائداری و ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

فقط

اراکین اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی

ملحقہ السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف

جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف

مُقدّمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام المحدثین والفقہاء امام ابو حنیفہ متوفی ۱۵۰ھ تابعین میں سے تھے۔آپ نے کئی صحابہ کرام کا مقدس زمانہ پایا اور حضرت انس بن مالک اور حضرت حارث بن جزء رضی اللہ عنھما سے بلاواسطہ احادیث کا سماع کیا۔

امام اعظم ابوحنیفہ سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن الجراح متوفی ۱۲۹ھ، مسعر بن کدام یحیی بن سعید القطان، مکی بن ابراہیم (استاذ امام بخاری) جیسے جلیل القدر محدثین نے علم حدیث و علم فقہ حاصل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے جلیل القدر شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی کے نامور شاگردوں میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہ کی تعریف وتوصیف جمہور محدثین نے بھی کی ہے۔امام بخاری کے استاذ یحیی بن معین نے آپ کو "امام الحدیث" کہا ہے۔(تہذیب التہذیب ۱/۵۰) امام ابوداؤد نے "امام شریعت" کہا ہے (تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۵۲) امام علی بن مدینی نے آپ کو "بے عیب" کہا (الخیرات الحسان فصل ۱۳/۴۸) امام سفیان ثوری نے آپ کو فقہ وحدیث میں قابل اعتماد اور سچا کہا۔(ایضاص ۱۳) امام بخاری کے شیخ کے شیخ امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ ''اگر اللہ تعالیٰ نے ابوحنیفہ کے ذریعہ میری مدد نہ کی ہوتی تو میں عام آدمیوں کی طرح ہوتا۔''

ایسے جلیل القدر امام الحدیث، امام شریعت پر آج کا ایک بے لگام گروہ جو خود کو اہل حدیث کہلاتا ہے اور اتباعِ حدیث کے نام پر فتنہ انکار حدیث کی آبیاری کرنے میں مصروف ہے، لعن طعن کرنے اور انہیں معاذ اللہ گمراہ کہنے میں ذرا بھی خوف خدا دل میں نہیں رکھتا۔صرف امام اعظم ابوحنیفہ ہی نہیں تمام ائمہ مجتہدین امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور ان کے تمام مقلدین حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور تمام فقہاء کرام فرقہ اہل حدیث کے نزدیک گمراہ وگمراہ گر ہیں۔ بلکہ ائمہ مذاہبِ فقہی کے ماننے والوں کو یہ گستاخ فرقہ مشرک کہنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔فرقۂ اہل حدیث کے نزدیک چاروں فقہی مذاہب گمراہی کے اڈے ہیں اور ان پر چلنے والی پوری دنیا

کی مسلم اکثریت گمراہ بلکہ مشرک ہے۔

یہ نوزائیدہ گروہ نظریات وعقائد میں تمام اسلافِ امت سے الگ شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی متوفی ۱۲۰۶ھ کا حامی ہے اور تقلیدِ ائمہ کو شرک وگمراہی کہنے کے باوجود شیخ نجدی ہی کے مقلدین کو صحیح العقیدہ مسلمان تصور کرتا ہے۔ حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ بارہ صدی ہجری تک جن اسلامی عقائد ونظریات پر پوری امت مسلمہ چلتی آرہی تھی ان کے خلاف شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے نئے عقائد ونظریات کی داغ بیل ڈالی، پھر ان کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا۔ شیخ نجدی نے انبیاء و مقربین خدا کو دعاؤں کے لئے وسیلہ بنانے کو شرک ٹھہرایا۔ مزاراتِ انبیاء واولیاء کو بت اور ان کی زیارت کو جانے والوں کو بت پرست کہا۔ شفاعتِ انبیاء واولیاء کا انکار کیا۔ اس طرح انھوں نے مسلمانوں سے الگ اپنی ایک نئی جماعت بنائی اور فرقۂ معتزلہ کی طرح اس کو اہل توحید نام دیا۔

فرقۂ اہل حدیث ایمۂ مجتہدین خصوصا امام اعظم ابوحنیفہ پر جی بھر کے لعن طعن کرتا ہے اور آپ سے متعلق طرح طرح کے بے جا اعتراضات کرکے آپ کے ماننے والوں کو گمراہ کرکے اہل حدیث بنانے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ اس فرقہ کے نزدیک اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے۔ فرقۂ اہل حدیث کے علماء اہل حدیث عوام کو کچھ الٹے سیدھے سوالات سکھا کر گمراہ گری کے کام میں لگا دیتے ہیں اور خود محفوظ مقام پر بیٹھے رہتے ہیں۔ میدان مباحثہ ومناظرہ میں آنے سے ہمیشہ بھاگتے ہیں۔ کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ حق کا سامنا کرنے سے ان کی باطل پرستی کا پردہ چاک ہوجائے گا اور ہوسکتا ہے کہ مسجد کی امامت سے بھی ہاتھ دھونا پڑے۔

کچھ اہل حدیث عوام سنی حنفی عوام کو یہ کہہ کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تم لوگ اپنے امام ابوحنیفہ کو امام اعظم کہتے ہو ایسا کہنا صحیح نہیں، کیوں کہ " اعظم " صرف اللہ کی ذات ہے۔ لہذا غیراللہ کو اعظم کہنا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ یہ بات اہل حدیث کے کچھ جہلاء کہتے ہیں لیکن اہل حدیث کے شیخ یا عالم اعتراض کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ امام اعظم کا معنی سب سے بڑا امام اس لحاظ سے صرف نبی کو امام اعظم کہنا درست ہے۔ غیر نبی کو امام اعظم کہنا غیر نبی کو نبی کے برابر ٹھہرانا ہے۔

گرچہ یہ دونوں اعتراض غیر علمی و سطحی ہیں لیکن اس سے ہمارے کئی سنی حنفی نوجوانوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔
قیام حیدرآباد کے دوران ۲۰۱۲ء میں کئی لوگوں کی طرف سے میرے سامنے یہ اعتراض آیا تو میں نے قلم اٹھایا اور اس کا ایک سنجیدہ علمی جواب دے کر اپنے حنفی سنی بھائیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی اور معاندین ومخالفین کے سامنے ایک آئینہ حق پیش کر دیا تا کہ ان کے دل ودماغ سے غلط فہمی کا بادل چھٹ جائے اور سچائی وحق کی روشنی میں انہیں راہ حق دیکھنے کی توفیق نصیب ہو۔ یہ رسالہ پہلی بار اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی ملحقہ 'السید محمود اشرف دارالتحقیق والتصنیف' جامع اشرف کچھوچھہ شریف کے زیر اہتمام شائع ہو رہا ہے۔

واللہ الموفق وھو خیر معین وما ارید الا الاصلاح ما استطعت وما علینا الا البلاغ المبین

رضاء الحق اشرفی مصباحیؔ
مشرف اعلی
السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف
جامع اشرف کچھوچھہ شریف، یوپی
محرم الحرام ۱۴۳۶ھ / نومبر ۲۰۱۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلی اٰلِہ الکرام واصحابہ العظام

لفظ اعظم کے معنی اور استعمال:

عربی قاعدے کے لحاظ سے اعظم اسم تفضیل ہے، جس کے معنی ہیں ''زیادہ بڑا'' مثلا ''زَیْدٌ اَعْظَمُ'' کے معنی ہیں ''زید زیادہ بڑا ہے'' کس سے زیادہ بڑا؟ کبھی یہ لفظ میں مذکور ہوتا ہے جیسے ''زَیْدٌ اَعْظَم مِنْ بَکْرٍ'' زید بکر سے بڑا ہے اور کبھی مذکور نہیں ہوتا بلکہ معہود ومتعین ہوتا ہے۔ مثلا زید اپنے تمام اصحاب میں سب سے بڑا ہو اور کہا جائے زید اعظم تو اس کا مطلب ہوگا ''زَیْد اعظم من اصحابہ'' ''زید اپنے اصحاب سے زیادہ بڑا ہے'' اس کے یہ معنی سمجھنا غلط ہوگا کہ زید دنیا کے سارے انسانوں سے بڑا ہے۔

لفظ اعظم کے تعلق سے اس مختصر اور عام فہم تمہید کے بعد ذہن میں یہ بات بڑی آسانی کے ساتھ آجائے گی کہ جب کہا جائے اَللّٰہُ اَعْظَمُ تو اس کے معنی ہوں گے اللہ ساری مخلوق سے بہت بڑا ہے ,, یا اللہ بہت بڑا ہے " جس کی بڑائی کی کوئی انتہا نہیں۔ یہیں سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ جب کہا جائے النبیّ اعظم تو معنی ہوں گے ,, اللہ کے بعد نبی ﷺ سب سے زیادہ بڑے ہیں" اور کہا جائے صدّیقِ اعظم ، فاروقِ اعظم تو معنی ہوں گے ,, نبی ﷺ کے بعد سب سے بڑے سچے اور سب سے بڑے حق و باطل کے مابین فرق کرنے والے۔

الغرض لفظ اعظم اللہ کے ان اسماءِ حسنیٰ میں سے نہیں جو صرف اللہ کے لئے خاص ہیں، بلکہ یہ صفت غیر اللہ کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے۔ بلکہ راقم اپنے ناقص مطالعہ کی بنیاد پر کہتا ہے کہ لفظ اعظم کا استعمال کتب احادیث میں اللہ تعالیٰ کے لئے گنتی کے چند مقامات پہ ہوا ہے جب کہ غیر اللہ کے لئے اس کا استعمال ایک ہزار سے زائد مقامات پہ ہوا ہے ۔وہ بھی صرف خیر کے لئے نہیں بلکہ شر کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جیسے ایّ

الذّنب اعظم (کون سا گناہ سب سے بڑا ہے) کتب صحاح ستہ میں کئی بار آیا ہے ۔۔۔۔اور خاص بات یہ ہے کہ پورے قرآن میں لفظ اعظم صرف دو مقام پر آیا ہے اور وہ بھی اللہ کے لئے نہیں بلکہ غیر اللہ کے لئے۔

قرآن حکیم میں لفظ اعظم غیر اللہ کے لئے:

قرآن حکیم میں یہ بھی ہے: اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ هَا جَرُوا وَ جَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ۔ (سورۃ التوبہ آیت۲۰)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے مال اور جان سے جہاد کئے وہ اللہ کے یہاں بڑے درجے والے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے مہاجرین ومجاہدین کو رتبہ و درجہ کے لحاظ سے اعظم فرمایا۔

قرآن حکیم میں ہے:

وَمَا لَكُمْ اَنْ لَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ (سورۃ الحدید آیت۱۰)

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالاں کہ آسمانوں اور زمین کی ساری ملکیت اللہ ہی کی ہے۔تم میں سے کوئی ان لوگوں کے برابر نہیں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔ وہ لوگ ان سے زیادہ بڑے درجے والے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔اور دونوں میں سے ہر ایک کو اللہ نے بہتر بدلہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تمہارے اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔

آیت مذکورہ میں اللہ نے ان مومنوں کو اعظم فرمایا ہے جنہوں نے قبل فتح مکہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا ہے۔

اللہ تعالٰی نے جب اپنے بندوں کو اعظم فرمایا تو اب یہ کہنا کتنی بڑی جہالت ہے کہ غیر

اللہ کو اعظم کہنا شرک ہے۔اس جہالت والی بات کا سنگین نتیجہ یہ ہوگا کہ معاذ اللہ الزامِ شرک خود اللہ تعالیٰ پر آئے گا۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس قسم کی جہالت سے محفوظ رکھے۔

صحاح ستہ میں لفظ اعظم غیر اللہ کے لئے:

صحاح ستہ میں لفظ اعظم ۱۳۰/ مقامات پر آیا ہے جن میں سے صرف دو مقام پہ اللہ تعالی کے لئے باقی ۱۲۸/ مقامات پہ غیر اللہ کے لئے ہے۔

اس کا ایک اجمالی خاکہ حاضر ہے۔

غیر اللہ کے لئے:

کتاب	مقامات	کتاب	مقامات
صحیح بخاری شریف	۳۲	صحیح مسلم شریف	۲۵
سنن ابوداؤد شریف	۲۲	جامع ترمذی شریف	۱۷
سنن نسائی شریف	۱۷	سنن ابن ماجہ شریف	۱۵

مجموعی تعداد ۱۲۸/ مقامات

سنن ابوداؤد میں ۔اللہ کے لئے ایک مقام پہ۔اور سنن ابن ماجہ میں ۔ایک مقام پہ

سب کا ایک تفصیلی خاکہ یہ ہے۔

(۱) صحیح بخاری

جزء	صفحہ	باب	کسے اعظم کہا گیا؟
۱	۴۷	باب اذا رأت المستحاضة الطهر	نماز کو
۱	۱۳۱	باب فضل صلوة الفجر فی جماعة	ایک خاص نماز کو
۲	۱۱۰	فضل صدقةالشحيح الصحيح	ایک خاص صدقہ کو
۲	۱۱۹	زكاة البقر	اونٹ،گائے،بکری کے لئے

۳	۱۱۳	باب الغرقة والعلية الشرقة	ایک مخصوص حادثہ کو
۳	۱۵۸	باب هبة المرأة	ایک مخصوص ہدیہ کو
۴	۱۸۰	حديث نمبر ۳۵۰۹	ایک مخصوص گناہ کو
۵	۱۳۷	حديث ٤٢٣١	حضرت ابوموسیٰ اشعری نے ایک حدیث کو
٦	۳	حديث كعب بن مالك	حضور ﷺ کی خدمت میں سچ بولنے کو
٦	۱۷	ما جاء فی فاتحة الكتاب	سورۃ فاتحہ کو
٦	۱۸	قوله تعالى فلا تجعلوا لله اندادا	شرک کو
۸	۱۴۵	صاع المدينة ومد النبی ﷺ	مُد کو
۸	۱۵۹	باب ظهر المؤمن-------	دسویں ذی الحجہ کو اور شہر مکہ کو
۹	۴۴	تعبير الرويا بعد صلاة الصبح	ایک باغ کو
۹	۹۵	مايكره من كثرة السوال	ایک خاص مجرم کو

(۲) صحیح مسلم شریف

۱	۵۵٦	فضل سورة الكهف و آية الكرسى	آیۃ الکرسی کو
۲	٦۹۱	فضل النفقة على العيال	اہل وعیال پر خرچ کرنے والے کو
۲	۱۲۱۲	النهی عن بيع الورق بالذهب دَينا	حضرت براء بن عازب نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو
۳	۱۳٦۱	تحريم الغدر	امیر المؤمنین سے غدر کو
۳	۱۵۳۵	اباحة ميتات البحر	اونٹ کو
۴	۱۷۲۳	رقيةالمريض بالمعوذات	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے ہاتھ کو
۴	۲۲٦۲	بباب فی خروج الدجال و مكة	ایک خاص انسان کو

(۳) سنن ابو داؤد:۔

۱	۱۱۵	باب فی وقت الصبح	نماز فجر اجالے میں پڑھنے کو

۱	۱۲۶	فی کنس المسجد	قرآن یاد کر کے بھلانے کے گناہ کو
۱	۱۵۲	ما جاء فی فضل المشی الی الصلوۃ	دور سے چل کر مسجد آنے کو
۱	۱۱۳	السجود عند الآیات	نبی ﷺ کی بیوی کے انتقال کو
۲	۱۴	باب الھدی۔۔۔۔۔۔۔	یوم النحر کو
۴	۲۲	فی بیع المکاتب	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو

(۴) سنن الترمذی:۔

۴	۳۷	ما جاء فی تعظیم المؤمن	مؤمن کو
۴	۴۷۱	ما جاء افضل الجہاد	ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنے کو

(۵) سنن النسائی:۔

۴	۷۷	ثواب من صلی علی جنازۃ	قیراطِ ثواب کو احد پہاڑ سے
۷	۸۲	تعظیم الدم	دنیا فنا ہونے کے مقابل قتلِ مؤمن کو

(۶) سنن ابن ماجہ :۔

۱	۳۴۴	فی فضل الجمعۃ	یوم جمعہ کو
۲	۱۲۳۷	ما کرہ من الشعر	کسی کی ہجو کرنے والے کو
۲	۱۲۹۷	حرمۃ دم المؤمن وما لہ	حرمت مؤمن کو
۲	۱۳۳۸	الصبر علی البلاء	ایذا رسانی پر صبر کرنے والے مؤمن کو
۲	۱۳۵۹	فتنۃ الدجال	فتنہ دجال کو
۲	۱۴۰۱	الحلم	غصہ پینے کو

یہ مختصر جائزہ تھا صحاح ستہ کی ان احادیث کا جن میں غیر اللہ کو اعظم کہا گیا ہے، خواہ اعظم بلحاظ خیر ہو یا شر۔ معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے لئے لفظ اعظم کا استعمال کرنا صحاح ستہ کی احادیث کے مطابق درست ہے۔

رہی بات یہ کہ غیر نبی کو امام اعظم کہنا درست ہے یا نہیں تو آیئے ہم دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ غیر نبی کو امام اعظم کہنا درست ہے۔ سب سے پہلے ہم کتب احادیث سے دلائل پیش کرتے ہیں۔

کتبِ احادیث میں لفظ امام اعظم:

صحاح ستہ کی احادیث میں کہیں پر ,,امام اعظم" کا لفظ نہ نبی کے لئے استعمال ہوا ہے نہ غیر نبی کے لئے۔ البتہ صحیح بخاری جز اول صفحہ ۱۴۱ حدیث نمبر ۶۹۵ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ,,امام عامّۃ" کہا گیا ہے اور امام عامّۃ کے معنی ہیں امام المسلمین اور امام المسلمین کو امام اعظم کہا جاتا ہے۔ لہذا بخاری کی حدیث سے ثابت ہوا کہ غیر نبی جو امام المسلمین ہو وہ اپنے زمانے کا امام اعظم ہوتا ہے۔ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بھی کہیں نبی اکرم ﷺ کے لئے امام اعظم کا لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ محدث ابن خزیمہ متوفی ۳۱۱ھ نے صحیح ابن خزیمہ میں دو عنوان قائم کئے ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ کے لئے لفظ امام اعظم استعمال فرمایا ہے۔ پہلا عنوان ہے:

باب الرخصة فی صلاۃ الامام الاعظم خلف من ام الناس من رعیتة وان کان الامام من الرعیة یؤمّ الناس بغیر اذن الامام الاعظم (امام اعظم کا اپنی رعایا میں سے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھنا اگر رعایا میں سے کوئی امام اعظم کی اجازت کے بغیر لوگوں کی امامت کرے) عنوان مذکور کے تحت ابن خزیمہ نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ غزوہ تبوک سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو امامت کے لئے آگے بڑھا دیا ہے، ان کی ایک رکعت پوری ہو چکی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ آخری رکعت پڑھی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

کے سلام پورا کرنے کے بعد اپنی باقی رکعت پوری فرمائی۔ نبی اکرم ﷺ کو دیکھ کر لوگ گھبرائے اور خوب سبحان اللہ، سبحان اللہ کہنے لگے۔ آپ نے نماز پوری کرنے کے بعد فرمایا: تم نے اچھا کیا یا فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں ترغیب دی کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلیا کرو۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ابن خزیمہ نے لکھا:

”فِی الْخَبَرِ دَلَالَۃٌ عَلٰی اَنَّ الصَّلَاۃَ اِذَا حَضَرَتْ وَکَانَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ غَائِبًا مِنَ النَّاسِ اَوْ مُتَخَلِّفًا عَنْھُمْ فِیْ سَفَرٍ فَجَائِزٌ لِلرَّعِیَّۃِ اَنْ یُّقَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْھُمْ یَؤُمُّھُمْ اِذِ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ حَسَّنَ فِعْلَ الْقَوْمِ اَوْ صَوَّبَہٗ اِذَا صَلُّوْا الصَّلَاۃَ لِوَقْتِھَا بِتَقْدِیْمِھِمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ لِیَؤُمَّھُمْ وَلَمْ یَاْمُرْھُمْ بِاِنْتِظَارِ النَّبِیِّ ﷺ فَاَمَّا اِذَا کَانَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ حَاضِرًا فَغَیْرُ جَائِزٍ اَنْ یَّؤُمَّھُمْ اَحَدٌ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ لِاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ زَجَرَ عَنْ اَنْ یَّؤُمَّ السُّلْطَانُ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ۔“

﴿ترجمہ﴾ اس حدیث میں دلیل ہے اس بات پر کہ جب نماز کا وقت آجائے اور امام اعظم (لوگوں کے پاس موجود نہ ہو یا حالت سفر میں ان سے پیچھے رہ گیا ہو تو رعایا کے لئے جائز ہے کہ انہیں میں سے کسی کو امامت کے لئے آگے بڑھائے کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے قوم کے اس عمل کو اچھا یا ٹھیک کہا، جب کہ انہوں نے آپ کی غیر موجودگی میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امام بنا کر نماز ادا کی تھی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نبی اکرم ﷺ کے انتظار کا حکم نہیں دیا تھا لیکن امام اعظم حاضر ہو تو جائز نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر رعایا میں سے کوئی امام بنے۔ کیوں کہ نبی اکرم ﷺ نے سختی کے ساتھ اس بات سے منع فرمایا ہے کہ سلطان (بادشاہ اسلام) کی اجازت کے بغیر کوئی امامت کرے۔

ابن خزیمہ کا دوسرا عنوان ہے: بَابُ اِسْتِخْلَافِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ فِی الْمَرَضِ بَعْضَ رَعِیَّتِہٖ لِیَتَوَلَّی الْاِمَامَۃَ (امام اعظم کا حالت مرض میں اپنی کسی رعایا کو امامت کی ذمہ داری سونپا) اس عنوان کے تحت وہ حدیث ذکر کی ہے جو بخاری میں بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایام مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کی ذمہ داری عطا فرمائی تھی۔ ایک روز جب انہوں نے امامت شروع کی تو آنحضرت ﷺ نے اپنے اندر قدرے افاقہ محسوس کیا اور دو

آدمیوں کے سہارے سے مسجد حاضر ہوئے۔حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آمد کا احساس ہوا تو پیچھے آگئے اور حضور کی اقتدا میں نماز ادا فرمائی۔

محدث ابن خزیمہ نے دونوں عنوان قائم کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ امام المسلمین امام اعظم ہوتا ہے۔تو اس کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کے لئے جائز نہیں کہ امام بنے۔حضور ﷺ کو امام المسلمین ہونے کی حیثیت سے امام اعظم کہا گیا ہے اور آپ کے بعد جو بھی امام المسلمین بنا اس کو بھی امام اعظم کہا گیا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث اس سے پہلے گزری کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو امامِ عامۃ یعنی امام اعظم کہا گیا۔معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث میں کہیں بھی یہ نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سوا کسی کو امام اعظم کہنا ناجائز ہے۔بلکہ متون وشروح احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بادشاہ اسلام وامیر المسلمین کو امام اعظم کہنا درست ہے، خواہ امیر المسلمین نبی ﷺ ہوں یا آپ کے بعد کوئی مسلمان۔لہذا یہ کہنا کہ نبی ﷺ کے سوا کسی مسلمان کو امام اعظم کہنا جائز نہیں، اپنی طرف سے ایک جائز چیز کو ناجائز ٹھہرانا ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے جس پر قرآن میں سخت وعید سنائی گئی ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: تمہاری زبان پہ جو جھوٹی بات آئے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، اللہ پر افتراء کرتے ہوئے۔بے یشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح پانے والے نہیں۔ (سورۃ النحل آیت ۱۱۶)

جو لوگ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کو امام اعظم کہنا حرام ہے وہ اللہ پر افترا کرتے ہیں، کیوں کہ جس چیز کو اللہ نے حرام نہیں کیا اس کو خود سے حرام کہنا اللہ پر افترا کرنا ہے۔اللہ انہیں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

اب آیئے ہم شروح احادیث سے ثابت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سوا امیر المسلمین اور قاضی شرع کو بھی امام اعظم کہنا درست ہے۔

قاضی شرع کو امام اعظم کہنے کا ثبوت:

امام مالک رحمۃ اللہ نے حضرت سعید بن المسیب کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ جس عورت کا شوہر گم ہو جائے اور اس کا کچھ پتہ نہ ہو تو عورت چار سال انتظار کرے پھر چار مہینے دس دن عدت گزارے اس کے بعد وہ دوسرے کے ساتھ نکاح کے لئے حلال ہوگی۔

اس حدیث کی شرح میں امام ابوالولید القرطبی متوفی ۴۷۴ھ نے یہ لکھا کہ چار سال کی مدت قاضی کے پاس مرافعہ (دعوی پیش کرنے) کے بعد ہے۔ اگر اس سے پہلے بیس سال بھی گزریں تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ پھر ابن الماجشون کے حوالے سے لکھا: یہ مدت امام اعظم (قاضی) ہی متعین کرے گا۔

”لَا یَضْرِبُ لَهُ الْاَجَلَ اِلَّا الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فَاِنَّ ضَرْبَ الْاَجَلِ مِنْ یَّوْمٍ رُفِعَتِ الْاَمْرُ اِلَیْهِ“
اس کی مدت امام اعظم (قاضی) ہی متعین کرے گا۔ کیوں کہ مدت کا تعین یوم مرافعہ سے ہوگا۔“

(المنتفی شرح المؤطا جلد ٤ صفحه ٩١ مطبعة السعادة بمصر ١٣٣٢ھ)

شرح بخاری فتح الباری لابن رجب سے ثبوت:

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس لئے بنایا گیا کہ تم اس کی اقتدا کرو۔ جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو۔ جب رکوع سے اٹھے تو تم رکوع سے اٹھو۔ اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر پڑھو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ (صحیح بخاری ج۶ ص۱۰۳ حدیث ۶۸۹)

امام قیام پر قدرت نہ رکھے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام زفر، ابن المبارک، سفیان ثوری، امام مالک، امام شافعی، امام اوزاعی وغیرھم کا یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبل سے اس سلسلے میں مختلف روایات منقول ہیں۔ ان کا مشہور قول یہ ہے کہ جو قیام پر قادر ہو اس کی نماز اس امام کے پیچھے جائز نہیں جو قیام سے عاجز ہو۔

لیکن امام الحی ہو یا امیر المسلمین ہو اور قابل شفا مرض کی وجہ سے قیام سے عاجز ہو تو اس کے پیچھے قیام پر قدرت رکھنے والے کی نماز جائز ہے۔

علامہ ابن رجب حنبلی متوفی ۷۹۰ھ نے المیمونی کے حوالے سے امام احمد کا قول نقل کیا۔انہ لَا یَجُوْزُ ذٰلِکَ اِلَّا خَلْفَ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اِذَا کَانَ مَرَضُہٗ یُرجیٰ بُرُءُہٗ (امام اعظم [امیر وقاضی] قابل علاج مرض کی وجہ سے قیام پر قدرت نہ رکھے تو اس کے پیچھے قیام پر قدرت رکھنے والے کی نماز جائز ہوگی اس کے سوا دوسرے کے پیچھے نہ ہوگی) شارح بخاری علامہ ابن رجب حنبلی نے یہاں پر امیر المسلمین اور قاضی کو امام اعظم کہا۔معلوم ہوا کہ غیر نبی کہ امام اعظم کہنا درست ہے۔

شرح بخاری فتح الباری لابن حجر سے ثبوت:

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں درج ذیل مقامات پر غیر نبی (امیر المسلمین وقاضی) کو امام اعظم لکھا ہے۔

جلد اول صفحہ ۵۲۲ باب المساجد میں

جلد دوم صفحہ ۱۷۲ باب اذا زار الامام قوما فامهم میں

جلد چہارم صفحہ ۱۲۳ باب قول النبی ﷺ میں

جلد چہارم صفحہ ۳۴۳ باب کراهية السخب فی الاسواق میں

جلد ۱۱ صفحہ ۴۹ باب قول النبی ﷺ میں

جلد ۱۳صفحہ ۱۱۲ باب قول اللّٰه اطیعوا اللّٰه و اطیعوا الرسول و اولی الامرمنکم میں

جلد ۱۳صفحہ ۱۲۲ باب السمع والطاعة للامام ما لم تکن معصية میں

شرح سنن ابوداؤد سے ثبوت:

شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ اپنی شرح ابوداؤد میں لکھتے ہیں۔

”بَابُ اِذَا اَخَّرَ الْاِمَامُ الصَّلَاةَ عَنِ الْوَقْتِ۔ اَیْ هٰذَا بَابٌ فِیْ بَیَانِ مَا اِذَا اَخَّرَ الْاِمَامُ الصَّلَاةَ عَنِ الْوَقْتِ وَالْمُرَادُ مِنَ الْاِمَامِ الَّذِیْ یُوَلّٰی عَلٰی طَائِفَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَیُطْلَقُ عَلَی **الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ** اَیْضًاوَهُوَ الْخَلِیْفَةُ۔“

(شرح ابو داؤد ج ۲ ص ۳۱۰ مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۲۰ء)

ترجمہ : جب امام نماز کو وقت سے مؤخر کر کے پڑھے۔امام سے مراد وہ ہے جو مسلمانوں کی کسی جماعت کے امور کا والی مقرر کیا گیا ہو اور امام اعظم کو بھی کہا جاتا ہے اور وہ خلیفہ ہے۔

حدیث استسقاء کی شرح میں علامہ عینی تحریر فرماتے ہیں:

”وَ یُسْتَفَادُ مِنَ الْحَدِیْثِ اَنَّ **الْاِمَامَ الْاَعْظَمَ** یَخْرُجُ بِالنَّاسِ اِلَی الْمُصَلّٰی زَمَنَ الْقَحْطِ وَ یَسْتَقِیْ وَ یَخْرُجُ مَعَهُمْ مُقْتَدَاهُمْ وَکَبِیْرُهُمُ الَّذِی اشْتَهَرَ بَیْنَهُمْ بِالزُّهْدِ وَالْوَرَعِ“

(شرح ابو داؤد ج ۵ ص ۲۲)

حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ امام اعظم (خلیفۃ المسلمین) لوگوں کو قحط کے زمانے میں عید گاہ لے جائے اور وہاں بارش کے لئے دعا کرے اور لوگوں کے ساتھ ان کا مقتدا اور بڑا آدمی جوان میں زہد و ورع کے لحاظ سے مشہور ہو وہ بھی جائے۔

معلوم ہوا کہ علامہ عینی شارح بخاری کے نزدیک بھی صرف نبی ﷺ ہی کو نہیں بلکہ آپ کے بعد خلیفۃ المسلمین اور حاکم و قاضی کو بھی امام اعظم کہنا درست ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امام اعظم کہا گیا:

صحیح بخاری کی پہلی حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ کی شرح میں علامہ شمس الدین محمد بن عمر السفیری الشافعی متوفی ۹۵۶ھ نے کہا:

”فیه دلیل علی ان الامام الاعظم یستحب له ان یخطب عند الامور المهمة و تعلیم الحکم المهمة لانه ابلغ فی الاشاعة والاشتهار“

(شرح البخاری للسفیری المجالس الوعظیۃ المجالس الرابع ج ۱ ص ۱۳۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ء)

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور حدیث بیان کی) اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ امام اعظم (امیر المسلمین) کے لئے مستحب ہے کہ وہ اہم امور اور اہم مسائل کی تعلیم کے لئے

خطبہ دے کیوں کہ اس میں اشاعت واشتہار زیادہ ہوتا ہے۔

اقوال سلف سے غیر نبی کو امام اعظم کہنے کا ثبوت:

(۱) محدث ابن ابی الدنیا متوفی ۲۸۱ھ کی کتاب 'التوکل علی اللہ' کے جامع نے اس کتاب کے راوی شیخ ابوطاہر احمد السّلفی الاصفہانی کے بارے میں لکھا:

حَدَّثَنَا الشَّیُخُ **الْاِمَامُ الْاِعُظَمُ** شَیُخُ فَخرِ الْاَئِمَّةِ بَقِیَّةُ السَّلَفِ اَبُوُ طَاھِرٍ اَحُمَدُ بُنُ مُحَمَّدٍ السَّلَفِیُّ الْاَصُفَھَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنُهُ فِی الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سِتٍّ وَّ سِتِّیُنَ وَ خَمُسِ مِأَةٍ بِالْاِ سُکَنُدَرِ یَةِ۔

(کتاب التوکل علی اللہ ج۱ ص ۴۳ ناشر مؤسسة الکتب الثقافیه بیروت لبنان)

(۲) امام ربیع بن سلمان بن کامل المرادی المصری نے امام شافعی کو امام اعظم کہا۔

(مشخیة القزوینی ج ۱ ص۱۷۶/ ۱۷۷ للشیخ عمر بن علی القزوینی متوفی۷۵۰ھ ناشردار البشائر الاسلامیة ۱۴۳۶ھ)

(۳) امام غزالی کی کتاب 'البسیط' کے حوالے سے مذکور ہے، انہوں نے قاضی کو امام اعظم لکھا ہے۔

(الاتباع لابن ابی العز متوفی۷۹۲ء ج۱ ص ۷۶ عالم الکتاب بیروت ۱۴۰۵ھ۔)

(۴) ابن رجب حنبلی متوفی ۷۹۵ھ نے امیر المسلمین کو امام اعظم لکھا ہے۔

(الاستخراج لاحکام الخراج لابن رجب ج۱ ص۱۰۹ ناشر دارالکتب العلمیة بیروت ۱۴۰۵ھ)

(۵) شمس الدین محمد بن عبداللہ التمر تاشی متوفی ۱۰۰۴ھ نے امیر المسلمین کو امام اعظم لکھا ہے۔

(بذل المجهود فی تحریر اسئلة تغیر النقود المطلب الثانی ج۱ ص ۵۷)

(۶) علامہ مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ نے امام المسلمین کو اور اس کے نائب و قاضی کو امام اعظم لکھا ہے۔

(التیسیر الریاض بشرح الجامع الصغیر ج۱ ص ۳۰۷ مکتبة الامام الشافعی الریاض)

(۷) علامہ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ نے البدایه و النهایه میں نبی کریم ﷺ کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(البدایه والنهایه ج۱۳ ص ۲۳۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۸ھ)

(۸) شیخ محمد بن احمد المکی الفاسی متوفی ۸۳۲ھ نے خلیفہ مستنصر باللہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(شفا الغرام باخبار البلد الحرام ج۱ ص۱۳۸ دارالکتب العلمیة بیروت ۱۴۳۱ھ)

(۹) شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ نے امام ابن الجزری کے ترجمے میں لکھا: وکان یلقب فی بلادہ **الامام الاعظم**۔ ابن الجزری اپنے شہر میں امام اعظم کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔

(انباء الغمر بابناء العمر ج ۳ ص ۴۶۷ احیاء التراث الاسلامی ۱۳۸۹ھ)

(۱۰) شیخ مجیر الدین عبد الرحمٰن بن محمد العلیمی الحنبلی متوفی ۹۲۸ھ نے خلیفہ ناصر لدین اللہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل ج ۱ ص۳۱۸عمان مکتبة دندیس عمان)

(۱۱) علامہ ابن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں لکھا:

"وما اشتھر بین الجھلة المنسو بین الی ھذا **الامام الاعظم** المجتھدمن انه قائل بشئی من الجھة او نحوھا فکذب و بھتان و افتراء علیه۔"

بعض جاہل جو اپنے آپ کو امام اعظم (احمد بن حنبل) کی جانب منسوب کرتے ہیں ان کے ما بین جو یہ بات مشہور ہے کہ امام احمد بن حنبل اللہ تعالی کے لئے جہت، مکان جسم وغیرہ ثابت مانتے ہیں۔ تو یہ ان پر کذب، بہتان وافتراء ہے۔ (الفتاوی الحدیثیه ج۱ ص ۱۴۴ دار الفکر بیروت)

(۱۲) امام ابوالحسن النیمی الشافعی متوفی ۵۵۸ھ نے خلیفۃ المسلمین کو امام اعظم لکھا۔

(الانتصار فی الرد علی المعتزلة والقدریةالاشرار ج۳ ص ۸۲۰ ناشر اضواء السلف الریاض المملکة السعودیة العربیة ۱۴۱۹ھ)

(۱۳) امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ نے خلیفۃ المسلمین کو امام اعظم لکھا: ان کے الفاظ یہ ہیں۔ لَا بُدَّ لِلْاُمَّةِ مِنَ **الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ** وَ اَنَّهٗ هُوَ الَّذِی یَنْصِبُ الْقُضَاةَ وَالْوُلَاةَ فِی الْبِلَادِ۔ امت کے لئے امام اعظم کا ہونا ضروری ہے وہی شہروں میں قاضیوں

اور گورنروں کو مقرر کرتا ہے۔ (تفسیر الرازی سورة النساء آیت ۵۸ ج ۱ ص ۱۱۱)

(۱۴) علامہ ابوعبداللہ القرطبی متوفی ۶۷۱ھ نے خلیفۃ المسلمین کو امام اعظم لکھا۔

(تفسیر القرطبی ج ۲ ص۲۹۶)

علماء اہل حدیث کے اقوال سے غیر نبی کو امام اعظم کہنے کا ثبوت:

(۱) مشہور اہل حدیث عالم محمد عبدالسلام مبارکپوری متوفی ۱۴۱۴ھ نے خلیفۃ المسلمین کو امام اعظم لکھا ہے۔ (مرعاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح ج۲ ص ۳۲۹)

(۲) مشہور اہل حدیث مفتی صالح عُثیمین متوفی ۱۴۲۱ھ نے امام المسلمین کو امام اعظم لکھا ہے۔

(شرح ریاض الصالحین ج۲ ص ۲۷۷ دار الوطن للنشر الریاض ۱۴۲۶ھ)

(۳) اہل حدیث عالم شیخ ناصر الدین البانی نے بھی غیر نبی (امام المسلمین یا قاضی) کو امام اعظم لکھا ہے۔ (الاجوبة النافعة ج۱ ص۷۶ سلسلة الاحادیث الصحیحة والضعیفة ج۱ ص ٤٤٤)

(۴) قاضی شوکانی نے سلطان صلاح الدین ایوبی کو امام اعظم لکھا ہے (حدیث الولی ج۱ ص ۲۸۵ دار الکتب الحدیثیة مصر)

شوکانی نے امام المسلمین کو امام اعظم لکھا ہے۔

(الدراری المضیئة شرح الدرر البهیة باب صلاة الجمعة ج ۱ ص ۱۱۱ دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۰۷ھ)

(۵) اہل حدیث عالم شمس الحق عظیم آبادی نے امام المسلمین کو امام اعظم لکھا۔

(عون المعبود ج۹ ص۲٦٦٦ دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۱٥ھ)

(٦) اہل حدیث عالم شیخ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے امام المسلمین کو امام اعظم لکھا۔

(تحفة الاحوذی ج٥ ص ۲۹٥ دار الکتب العلمیة بیروت)

(۷) شیخ فیصل بن احمد المبارک الحریملی النجدی متوفی ۱۳۷٦ھ نے امام المسلمین کو اپنی کتاب بستان الاخبار میں امام اعظم لکھا ہے۔

(بستان الاخبار مختصر نیل الاوطار باب الهلال ج۱ ص ٥۷۹ دار اشبیلیا الریاض ۱٤۱۹ھ)

(۸) مجمع ملک فہد کے زیر اہتمام نجدی مؤلفین کی ایک ٹیم نے ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام ہے 'الفقه الميسر في ضوء الكتاب والسنة'۔ اس میں لکھا ہے: 'اَلسُّلْطَانُ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ مِنْ غَيْرِهِمْ وَهُوَ **الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ**' سلطان امامت کا زیادہ حق دار ہے۔ کیوں کہ وہ امام اعظم ہے۔

(۹) وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامية کویت کے زیر اہتمام کویت سعودی عربیہ کے وہابی مفتیوں کے فتاوی پر مشتمل ایک مجموعہ ۴۵ جلد میں ۱۴۰۴ھ تا ۱۴۲۷ھ شائع ہوا ہے۔ اس میں ۱۸ جگہوں پر سلطان اور خلیفۃ المسلمین کو امام اعظم لکھا گیا ہے اور ایک جگہ حاشیہ میں امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(الموسوعةالفقهيةالكويتية ج٣، ١٦، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٦، ٣٠، ٣٢، ٣٤، ٣٨، ٤١، ٤٥، على الترتيب ص٢٩٨، ٣٩، ٣٦، ٣٨، ٢٦٩، ٤٦، ٨١، ١٤٣، ٢٥١، ١٤٤٩، ٢٣٢، ١٣٠، ٣٥٤، ٢٧٩، ١٤٠، ٣٢٥)

کتب ابن تیمیہ سے غیر نبی کو امام اعظم کہنے کا ثبوت:

اہل حدیث کے مقتدا شیخ ابن تیمیہ نے امام مالک کو امام اعظم لکھا ہے۔

(جامع المسائل لابن تيمية باب فضل الامام مالك ج٥ص ٢٧٢ دار عالم الفوائدللنشر والتوزيع ١٤٣٢ھ)

شیخ ابن تیمیہ نے امام المسلمین کو بھی منہاج السنۃ میں امام اعظم لکھا ہے۔

(منهاج السنة ج٣ص ٣٩١ جامعة الامام محمد بن سعود الاسلاميه ١٤٠٦ھ)

اقوال سلف سے امام ابوحنیفہ کو امام اعظم کہنے کا ثبوت:

اب تک کے دلائل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ امام اعظم کا لقب صرف نبی ﷺ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ آپ کے بعد خلیفۃ المسلمین اور قاضی کو بھی امام اعظم کہنا درست ہے اور کہا گیا ہے۔

اب ذیل میں ہم اقوال سلفِ صالحین سے ثابت کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کو امام اعظم کہنا حنفیوں کی عقیدت مندی پر مبنی نہیں بلکہ علماء ربّانیین اور سلف صالحین نے انہیں امام

اعظم کے لقب سے یاد کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں کچھ اقوال:

(۱) امام ابوالحسن اشعری متوفی ۳۲۴ھ

امام ابوالحسن علی بن اسمٰعیل الاشعری نے امام ابوحنیفہ پر نظریۂ خلقِ قرآن کی تہمت لگانے والوں کو جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا:

”وَحَاشَا الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ بَلْ هُوَ زُوْرٌ وَ بَاطِلٌ فَاِنَّ اَبَا حَنِیْفَةَ مِنْ اَفْضَلِ اَهْلِ السُّنَّةِ“

(الابانة عن اصول الديانة ج:١ ص: ٩٠ ناشر دارالانصار القاهرة ١٣٩٧ھ)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس قول سے پاک ہیں۔ یہ جھوٹ و باطل ہے، کیوں کہ ابوحنیفہ اہل سنت کے افضل لوگوں میں سے تھے۔

(۲) خطیب ابوبکر بغدادی متوفی ۴۶۳ھ

خطیب بغدادی نے گرچہ اپنی کتاب میں امام اعظم کے تعلق سے منکرین ومعاندین کے اقوال بھی درج کئے ہیں جن کا جواب علامہ زاہد کوثری نے 'تانیب الخطیب' میں اور ابن النجار نے 'الرد علی ابی بکر الخطیب' نامی کتاب میں لکھا ہے لیکن خطیب نے امام اعظم کے مناقب وفضائل بھی لکھے ہیں اور انہیں امام اعظم لکھا ہے۔

(تاريخ بغداد و ذيوله ج ٢٢ ص ١٤٨ دار الكتب العلمية بيروت ١٣١٧ھ۔

(۳) شیخ عبدالکریم السمعانی المروزی متوفی ۵۶۲ھ

شیخ عبدالکریم بن محمد السمعانی المروزی نے اپنی کتاب "الانساب" میں دو مقام پر امام ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔ (الانساب ج۸ ص۲۱، ۲۸ دائرۃ المعارف العثمانیۃ حیدرآباد دکن ۱۳۸۲ھ)

(۴) امام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ

امام محدث شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قائماز الذھبی امام ابوحنیفہ

کے مناقب اپنی مشہور کتاب تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں:

”ابو حنیفة الامام الاعظم فقیه العراق النعمان بن ثابت بن زوطی التیمی مولا هم الکوفی مولده سنة ثمانین رای انس بن مالك غیر مرة لما قدم علیهم الکوفة“

امام اعظم ابوحنیفہ فقیہ عراق نعمان بن ثابت بن روطی تیمی کوفی ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ کوئی بار دیکھا جب کہ آپ کوفہ تشریف لائے تھے۔

(تذکرة الحفاظ الطبقةالخامسة من الکتاب ج۱ ص ۱۲۶ دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۱۹ھ)

امام ذہبی نے اپنی کتاب 'معرفةالقراء الکبار علی الطبقات والاعصار' میں بھی امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(ج۱ ص ۱۹۳ الطبقة التاسعة دارالکتب العلمیة بیروت ۱٤۱۷ھ)

(۵) شیخ ابراہیم الطرطوسی متوفی ۷۵۸ھ

شیخ ابراہیم بن علی قاضی القضاۃ الطرطوسی الحنفی نے امام ابوحنیفہ اور امام ابوالحسن اشعری کے خلافیات پر مشتمل ایک طویل قصیدہ لکھا ہے، اس میں امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔ حمد وصلاۃ کے بعد اس شعر سے آغاز کیا ہے۔

وبعد قد قال الامام الاعظم　　　ابو حنیفة الرضی المقدم

(اعیان العصر واعوان النصر ج:۱ ص: ۱۰۲ دار الفکر المعاصر بیروت ۱٤۱۸ھ)

(۶) شیخ صلاح الدین الصفدی متوفی ۷۶۴ھ

شیخ صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی نے اپنی کتاب 'الوافی بالوفیات' میں امام ابوحنیفہ کو دو مقام پہ امام اعظم لکھا ہے۔ایک جگہ الالقاب کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں:

”اَبُوْ حَنِیْفَةَ جَمَاعَةٌ :مِنْهُمْ **الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ**، صَاحِبُ الْمَذْهَبِ، اِسْمُهُ النُّعْمَانُ“

ابوحنیفہ کئی لوگوں کا لقب ہے۔ان میں امام اعظم صاحب مذہب ہیں۔ان کا نام نعمان ہے۔ علامہ صفدی نے گویا اشارہ کر دیا کہ صرف ابوحنیفہ کہنے یا بولنے سے دوسرے لوگوں سے التباس

ہوسکتا ہے کیوں کہ اس لقب کے کئی لوگ ہیں اس لئے امتیاز کے لئے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت صاحب مذہب کے لئے ابوحنیفہ کے ساتھ امام اعظم کا لقب شامل کرنا چاہیے۔

(الوافی بالوفیات ج۱۳ ص ۱۲۹ دار احیاء التراث بیروت سنہ ۱٤۲۰ھ)

(۷) شیخ عبدالقادر بن محمد القرشی متوفی ۷۷۵ھ

شیخ عبدالقادر بن محمد بن نصر اللہ القرشی الحنفی متوفی ۷۷۵ھ نے اپنی کتاب 'الجواھر المضیئة' میں پانچ مقامات پر امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(الجواھر المضیئة فی طبقات الحنفیة ج۳ ص ۳٦ تا ٤۰۱)

(۸) شیخ احمد بن علی الفزاری متوفی ۸۲۱ھ

شیخ احمد بن علی الفزاری القاھری نے اپنی کتاب 'صبح الاعشی' میں امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔ (صبح الاعشی فی صناعة الانشاء ج ۱ ص ٤۹۹ دار الکتب العلمیة)

(۹) شارح بخاری علامہ عینی متوفی ۸۵۵ھ

ابومحمد محمود بن احمد بدرالدین عینی شارح بخاری نے کتاب 'مغانی الاخیار فی شرح اسامی رجال معانی الاثار' میں امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(ج:۳ ص:۵۰٤ باب الالف دار الکتب العلمیة بیروت سنہ ۱٤۲۷ھ)

(۱۰) شیخ قاسم بن قطلو بغا متوفی ۸۷۹ھ

محدث وفقیہ قاسم بن قطلو بغا نے اپنی کتاب 'تاج التراجم فی طبقات الحنفیة' میں ۳/مقام پر امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا۔ (ج۱ ص۱۳٤ تا ۱٤۹ دار القلم دمشق سنہ ۱٤۱۳ھ)

(۱۱) شیخ احمد ابن العجمی متوفی ۸۸٤ھ

شیخ احمد بن ابراہیم ابوذر سبط ابن العجمی نے اپنی کتاب 'کنوز الذھب فی تاریخ حلب' میں دو مقام پہ امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔ (ج۲ ص۹۸،۲٦۹، دارالقلم حلب سنہ ۱٤۱۷ھ)

(۱۲) علامہ ابن الجزری متوفی ۸۳۲ھ

شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن یوسف ابن الجزری لکھتے ہیں:

” و صحب الامام الشافعی ایضا الامام الکبیر فقیہ زمانہ محمد بن الحسن الشیبانی وھو صحب الامام الاعظم ابا حنیفة نعمان بن ثابت الکوفی“

امام شافعی فقیہ زمانہ امام کبیر محمد بن حسن شیبانی کے بھی شاگرد تھے اور وہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کے شاگرد تھے۔

(مناقب اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب ج۱ ص۸۳ باب الصحبة واللقی)

(۱۳) شیخ یافعی متوفی ۸۶۸ھ

شیخ ابو محمد عفیف الدین عبد اللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان الیافعی نے امام ابو حنیفہ کو پانچ جگہوں پہ امام اعظم لکھا ہے۔ (مرأة الجنان وعبرة الیقظان ج۳ص٦٤ دار الکتب العلمیة بیروت ١٤١٧ھ)

(۱۴) ابن الاثیر متوفی ٦٣٠ھ

ابو الحسن علی بن ابی الکرم ابن الاثیر نے امام ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(الکامل فی التاریخ ج٥ص ١٦٤ دار الکتاب العربی بیروت ١٤١٧ھ)

(۱۵) شیخ موفق الدین الزبیدی متوفی ۸۱۲ھ

شیخ موفق الدین علی بن الحسن الخزرجی الزبیدی نے ’العقود اللؤلؤیة‘ میں امام ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(العقود اللؤلویةفی تاریخ الدولة ج ٢ ص ١٧٣ مرکز الدراسات والبحوت الیمنی صنعاء بیروت ١٤٠٣ھ)

(۱۶) شیخ جمال الدین تغری متوفی ۸۷۴ھ

شیخ جمال الدین یوسف تغری نے ۱۵۰ھ کے واقعات میں لکھا ہے:

”وفیھا توفی الامام الاعظم ابو حنیفة ١٥٠ھ“ میں امام اعظم ابو حنیفہ کی وفات ہوئی ہے۔

(النجوم الزاھرة ج٢ ص ١٢ دار الکتب مصر

(۱۷) شیخ عبد القادر بن محمد الدمشقی متوفی ۹۲۷ھ

شیخ عبد القادر بن محمد النعیمی الدمشقی نے 'الدارس فی تاریخ المدارس' میں امام ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔ (ج۱ ص۴۴۳ دار الکتب العلمیة ۱۴۱۰ھ)

(۱۸) شیخ مجیر الدین الحنبلی متوفی ۹۲۸ھ

شیخ مجیر الدین عبد الرحمٰن بن محمد الحنبلی نے اپنی کتاب 'الانس الجلیل' میں پانچ مقامات پر امام ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔ (ج۲ ص۲۲ تا ۳۲۱)

(۱۹) شیخ حسین بن محمد الدیار بکری متوفی ۹۶۶ھ

شیخ حسین بن محمد حسن الدیار بکری نے اپنی کتاب تاریخ الخمیس میں امام ابو حنیفہ کو چار مقام پر امام اعظم لکھا ہے۔

(تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس ج۲ ص ۳۲۶، ۳۳۲، ۳۹۸ دار صادر بیروت)

(۲۰) امام حلبی متوفی ۹۷۱ھ

امام رضی الدین محمد بن ابراھیم بن یوسف الحلبی الحنفی المعروف بابن الحنبلی نے اپنی کتاب 'قفو الاثر فی صفوة علوم الاثر' میں امام ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(ج۱ ص ۱۰۸ مکتبة المطبوعات الاسلامیة حلب ۱۴۰۸ھ)

(۲۱) شیخ عبد الرحمٰن صفوری متوفی ۸۹۴ھ

شیخ عبد الرحمٰن بن عبد السلام الصفوری نے 'نزهة المجالس' میں امام ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(نزهة المجالس و منتخب النفائس باب فضل العلم و اهله ج۲ ص ۶۳ مطبع کاشیلیه مصر ۱۲۸۳ھ)

(۲۲) شیخ ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ

علی بن سلطان محمد ابو الحسن نور الدین ملا ہروی قاری نے اپنی کتاب حاشیة شرح نخبة الفکر ج۲ ص۳۲۰ میں امام ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(۲۳) شیخ ابو الفرج علی بن ابراھیم حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ)

انہوں نے بھی امام ابو حنیفہ کو 'السیرة الحلبیه' میں امام اعظم لکھا ہے۔

(ج۱ ص ۲۸ دار الکتب العلیمة بیروت ۱۴۲۷ھ)

(۲۴) شیخ ابوالفلاح العکری متوفی ۱۰۸۹ھ

انہوں نے اپنی کتاب ' شذرات الذهب' میں پانچ مقامات پر امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(ج ٤، ٨، ٩، ص ١٩٠ تا ٦٤٣ دار ابن كثير دمشق ١٤٠١ھ)

(۲۵) شیخ احمد بن المصطفیٰ طاش کبریٰ زادہ متوفی ۹۶۸ھ

انہوں نے اپنی کتاب 'الشقائق النعمانية' میں دو مقام پر امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(ج١ص ٣١، ٣٢١، دار الكتب بيروت)

(۲۶) علامہ شہاب الدین المصری الحنفی متوفی ۱۰۶۹ھ

انہوں نے 'حاشية الشهاب' میں امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(حا شية الشهاب على البيضاوی ج٨ص٢٧٧ھ)

(۲۷) شیخ عبدالملک المکی متوفی ۱۱۱۱ھ

انہوں نے 'سمط النجوم العوالي' میں امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(ج ٣ ص ٣٨١ دار الكتب العلمية بيروت)

(۲۸) علامہ اسمٰعیل حقی متوفی ۱۱۲۷ھ

صاحب تفسیر روح البیان نے 'تفسير روح البيان' میں ۲۱ مقامات پر امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

علمائے اہل حدیث کے اقوال سے امام ابوحنیفہ کو امام اعظم کہنے کا ثبوت:

علمائے متقدمین و اسلاف امت کی ایک بڑی جماعت کے حوالے سے میں نے ثابت کر دیا کہ امام ابوحنیفہ کو امام اعظم آج کے علماء اور عوام نہیں کہتے بلکہ ہر زمانے کے محدثین اور فقہاء اور علماء نے آپ کو امام اعظم کہا اور لکھا ہے۔

ذہن وفکر کے پردے سے غلط فہمی کے نقوش مٹانے کے لئے گزشتہ حوالے ہی کافی ہیں لیکن منکرین ومعاندین کو ان کے گھر تک پہچانے کے لئے کچھ اقوال خود معاندین کے معتمد علماء کے بھی پیش کئے جاتے ہیں کہ ہزار کد وعناد کے باوجود انہوں نے بھی کہیں نہ کہیں

امام اعظم ابوحنیفہ کے علومرتبت وجلالِ علمی کے آگے سرنگوں ہوتے ہوئے انہیں امام اعظم کے لقب سے یاد کیا ہے۔

(۱) شیخ ناصرالدین البانی متوفی ۱۴۲۰ھ

ماضی قریب کے مشہور اہل حدیث عالم شیخ ناصرالدین البانی نے اپنی کتاب 'الاٰیات البینات' میں امام ابوحنیفہ کوامام اعظم لکھا ہے۔ (ج۱ ص ۸۵،۷۳ المکتب الاسلامی بیروت)

شیخ البانی سے 'اصل صفة صلاة النبی' میں بھی ابوحنیفہ کوامام اعظم لکھا ہے۔

(ج۳ص ۸۴۴ مکتبة المعارف للنشر والتوزیع الریاض)

(۲) ابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ

ابن القیم کو بالخصوص اہل حدیث بہت معتبر مانتے ہیں۔انہوں نے بھی امام ابوحنیفہ کو اپنے قصیدہ نونیہ میں امام اعظم لکھا ہے۔وہ خلق قرآن کے مسئلہ میں امام اعظم کے دفاع میں لکھتے ہیں:

یعنی به المتلو فهو کلامه — هو غیر مخلوق کذی الاکوان
و یراد افعال العباد کصوتهم — و ادائهم وکلاهما خلقان
هذا الذی نصّت ائمةال — اسلام اهل العلم والعرفان
وهو الذی قصد البخاری الرضی — لکن تقاصرقاصر الاذهان عن فهمه
کتقاصر الافهام عن قول — الامام الاعظم الشیبانی

ترجمہ: قرآن متلواللہ کا کلام غیرمخلوق ہے۔اوراس کی قرأت کے لئے بندوں کے افعال مثلاً آواز والفاظ مخلوق ہیں۔اس بات کی صراحت اہل علم ومعرفت،ائمہ اسلام نے کی ہے۔یہی بخاری کی بھی مراد ہے لیکن کوتاہ ذہن اس کو سمجھنے سے قاصر رہے ۔جیسا کہ کم فہم لوگ امام اعظم (ابوحنیفہ) کے قول کو سمجھنے سے قاصر رہے۔

(۳) نواب صدیق حسن خان بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ

انہوں نے اپنی کتاب 'الدرر البهیة والروضة الندیة' میں ایک مقام پہ اور 'الروضة الندیة' شرح 'الدرر البهیة' میں ایک مقام پہ اور 'ابجد العلوم' میں ایک مقام

یہ امام ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھا ہے۔

(الدرر البهية ج۱ ص ۳۸۳ دار ابن القيم الرياض العربية السعودية ۱٤۲۳ھ الروضة الندية ج۱ص ۹٦ دار المعرفة بيروت ابجد العلوم ج۱ص ٦٧٥)

نیز بھوپالی صاحب کتاب' الحطة' میں علامہ ابن حجر مکی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"وقال ابن الحجر المكى فى شرح المشكاة ادرك الامام الاعظم ثمانية من الصحابة منهم انس وعبد الله بن ابى اوفٰى وسهل بن سعد و ابو الطفيل ١ھ وقال الكردرى جماعة من المحدثين انكروا ملاقاته مع الصحابة وأصحابه اثبتوه بالاسانيد الصحاح الحسان وهم اعرف باحواله منهم والمثبت العدل اولى من النافى و قد جمعوا مسنداته فبلغت خمسين حديثا يرويها الامام عن الصحابة الكرام۔"

(الحطة فى ذكر الصحاح الستة ج۱ ص ٧٦ دار الكتب العلمية بيروت ۱٤۰٥ھ)

ترجمہ: ابن حجر مکی نے شرح مشکاۃ میں لکھا ہے کہ امام اعظم نے آٹھ صحابہ کرام کو پایا (ان میں انس بن مالک، عبداللہ بن ابی اوفی، سہل بن سعد، اور ابوالطفیل ہیں)

علامہ کردری نے کہا کہ محدثین کی ایک جماعت نے صحابہ کرام سے ان کی ملاقات کا انکار کیا ہے اور امام اعظم کے اصحاب نے اس کو صحیح اور حسن اسانید سے ثابت کیا ہے اور امام اعظم کے اصحاب ان کے احوال کو ان کے غیر سے زیادہ جاننے والے ہیں اور مثبت عادل نافی سے زیادہ بہتر ہے۔ امام اعظم کے اصحاب نے ان کی مسانید کو جمع کیا ہے جن میں وہ پچاس احادیث ہیں جن کو امام اعظم نے صحابۂ کرام سے روایت کیا ہے۔

نواب صاحب اہل حدیث کے عظیم محدث وفقیہ مانے جاتے ہیں۔ انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ صرف امام اعظم لکھا بلکہ ان کی تابعیت اور صحابہ سے سماع احادیث کی تصدیق بھی کی۔

لقب امام اعظم سے متعلق ایک وہابی مفتی کا فتویٰ

ایک وہابی مفتی شیخ محمد بن ابراہیم بن عبد اللطیف آل الشیخ متوفی ۱۳۸۹ھ پر کسی نے اعتراض کیا تھا کہ کسی مفتی کو ,,مفتی اکبر,, کہنا اسے اللہ کے برابر ٹھہرانا ہے کیوں کہ اللہ 'مفتی

اکبر ' ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔ اللہ تمہیں فتوی دیتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ مفتی ہے اور وہی اکبر ہے۔ لھٰذا غیر اللہ کو مفتی اکبر کہنا صفت افتاء وا کبریت میں اس کو اللہ سے بڑھانا ہے۔

اگر کوئی شخص مفتی مذکور سے یہ سوال کرتا کہ شیخ ابن عربی کو'اکبر' کا لقب دینا اور شیخ عبدالقادر جیلانی کو غوث اعظم کہنا کیسا ہے؟ تو ان کا یہی جواب ہوتا کہ یہ شرک ہے کیوں کہ اللہ کے سوا کسی کو اکبر کہنا اللہ سے بڑھانا ہے اور کسی کو غوث اعظم کہنا اس کو اللہ کے مقابل بڑا امدد گار کہنا ہے۔

لیکن کیا کیجئے گا یہاں پر بات مفتی صاحب کے گھر کی تھی اس لئے جواب کیا دیا گیا ذرا ملاحظہ کیجئے۔ مفتی صاحب کے فتوے کا اردو ترجمہ قارئین کی آسانی کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ اطمینان کے لئے اصل فتوے کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

مفتی صاحب لکھتے ہیں: ہمارا جواب یہ ہے کہ کسی شخص کو 'مفتی اکبر' کہنے کا مقصد اس کو مطلق سب سے افضل قرار دینا نہیں اور نہ اکبر ہونے میں اس کو اللہ تعالی کے مقابل لانا ہے۔ بلکہ مفتی اکبر کہنے کا مقصد یہ ہے وہ مفتی دوسرے مفتیوں کا مرجع ہے جن کا وہ مرجع ہونے کے قابل ہے۔ مثلا غیر رسول کو امام اعظم کا لقب دینے کا مقصد یہ نہیں کہ وہ رسول ﷺ سے بڑا ہے۔ رسول ﷺ مطلق امام اعظم ہیں۔ غیر رسول کو امام اعظم کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ رسول کے سوا جن لوگوں سے بڑا ہو سکتا ہے ان سے بڑا ہے۔ بعض علماء متقدمین کو مفتی اعظم کہا گیا ہے۔ چنانچہ قطب حنفی نے اپنی کتاب الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام میں ابوسعود کو ,,مفتی اعظم" لکھا ہے۔ کتاب مذکور کے صفحہ ۲۶ پر یہ لکھا ہے۔

"ارسل ای السلطان سلیمان خان الی مفتی الاسلام سلطان العلماء الاعلام مولانا ابو السعود آفندی المفتی الاعظم یستفتیه عن حکم اللّٰه فی هذه المسئلة ۔ ای مسألة تتعلق باصلاح شئی من الکعبة ۔

ترجمہ: سلطان سلیمان خان نے سلطان العلماء مولانا ابوالسعود مفتی اعظم کے پاس اس مسئلے کے سلسلے میں ایک استفتاء بھیجا جو کعبہ کی اصلاح سے متعلق تھا۔

اور مفتی اعظم کا یہ لقب اکابر علماء کے زمانے میں دیا گیا تھا۔ مثلا ہیتمی، شیخ نورالدین علی بن ابراہیم وغیرہ موجود تھے اور نہیں سنا گیا کہ ان میں سے کس نے مفتی اعظم لقب دئے

جانے پر اس معنی کر اعتراض کیا ہو کہ اس سے اللہ کی شان عظمت سے تقابل لازم آتا ہے۔ کیوں کہ وہ علماء اس طرح کے کلمات کی مراد ومقصود کو جانتے تھے۔

قارئین کرام! دیکھ لیا آپ نے کہ ایک وہابی مفتی کا فتوی یہ ہے کہ جب کسی مفتی کو اعظم یا کسی غیر نبی کو امام اعظم کہا جاتا ہے تو اس کا مقصد اس کو نہ اللہ کے مقابلے میں اعظم سمجھنا ہوتا ہے نہ نبی کے مقابلے میں۔ بلکہ جن مفتیوں اور جن اماموں سے وہ بڑا ہو سکتا ہے اور جن کا مرجع ہے ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسے اعظم کہا جاتا ہے۔امام الائمہ امام ابوحنیفہ کو امام اعظم اس لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ آپ قرآن واحادیث سے شرعی مسائل کے استخراج میں ائمہ مجتہدین ومحدثین کے مرجع وامام اعظم تھے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ پوری دینا میں نبی،صحابی سب سے بڑے تھے یا اعظم ہونے میں نبی کے مقابل تھے۔جب یہ مطلب نہیں تو پھر انہیں امام اعظم کہنے پر وہابی برادری اس قدر واویلا کیوں مچانے لگتی ہے؟

ایک اعتراض کا جواب

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ”**غوث اعظم**“ کے لقب پر ہونے والے بے جا اعتراض کا بھی جواب دے دیا جائے۔اگر چہ مذکورہ وہابی فتوے کے بعد برادرانِ اہل حدیث کو مطمئن کرنے کے لئے اس کی چنداں ضرورت نہیں تاہم موقع کی مناسبت سے لفظ غوث اعظم سے متعلق وہابی شبہ کا بھی ازالہ کئے دیتے ہیں۔

بعض کم علم یا بے علم برادرانِ اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ ”**غوث اعظم**“ صرف اللہ ہے۔ کیوں کہ غوث کے معنی ہیں مدد کرنے والا اور اعظم کے معنی ہیں سب سے بڑا۔تو غوث اعظم کے معنی ہوئے سب سے بڑا مددگار اور سب سے بڑا مددگار اللہ ہے۔تو پھر کسی بندے کو غوث اعظم کہنا کیوں کر درست ہوگا؟ اس شبہ کے ازالہ کے لئے سب سے پہلی بات تو یہ سمجھنی چاہئے کہ اللہ کے مقابلے میں اللہ سے بڑا کوئی مددگار ہونا تو دور کی بات ہے اللہ کے مقابلے میں کوئی چھوٹے سے چھوٹا مددگار ماننا بھی شرک ہے۔کیوں کہ اللہ کی مشیت وارادہ اور اس کی عطا کے بغیر کوئی اللہ سے چھوٹا مددگار بھی نہیں۔اگر کوئی ایسا عقیدہ رکھے تو وہ مشرک ہے۔لہذا کوئی مسلمان کسی بندے کو اپنا مددگار اس لحاظ سے ہرگز نہیں سمجھتا کہ وہ اللہ کی قدرت وارادہ وعطا کے بغیر ازخود اپنے ارادے

سے مدد کرنے والا ہے۔ بلکہ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ کسی بھی بندے کی مدد درحقیقت اللہ کی ہی مدد ہوتی ہے۔ بندہ مدد کا محض واسطہ ووسیلہ ہوتا ہے۔ کسی ولی کی بات تو چھوڑئے اگر کسی سیٹھ جی سے دارالعلوم کے مولوی نے یہ سمجھ کر سو روپے کا چندہ لیا کہ سیٹھ جی نے اللہ کی عطا اور اس کے ارادے کے بغیر از خود اپنی طرف سے سو روپے سے تعاون کیا تو وہ مولوی دارالعلوم میں بیٹھ کر لاکھ دوسروں پہ شرک کے فتوے لگائے وہ اپنے اس عقیدے کی بنیاد پر خود ہی مشرک ہو جائے گا۔ کوئی بھی سنی مسلمان کسی نبی یا ولی کو اس معنی کر اپنا مددگار نہیں سمجھتا کہ وہ از خود اللہ کی عطا کے بغیر، اللہ کی مشیت و ارادے کے بغیر مدد کر سکتے ہیں۔ بلکہ انہیں اللہ کی مدد کا واسطہ ووسیلہ سمجھتا ہے۔ جب کوئی سنی کسی ولی یا نبی کو اللہ کے مقابل مددگار نہیں سمجھتا تو کسی ولی کو مددگار کہنے پر وہ مشرک کیوں ہوگا؟

اس نقطۂ نظر سے غافل ہو کر کچھ لوگ قرآنی آیت وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ کے ترجمے میں غلطی کر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی اور مددگار نہیں۔ حالاں کہ خود قرآن میں غیر اللہ کو ولی اور نصیر کہا گیا ہے۔ لہذا آیت مذکورہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے: تمہارے لئے اللہ کے مقابلے میں کوئی ولی اور کوئی مددگار نہیں۔ اگر آیت مذکورہ کا یہی معنی درست ہو کہ اللہ کے سوا کوئی ولی اور مددگار نہیں اور کسی کو مددگار ماننا شرک ہو تو ایسے شرک سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ کیوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو غیر اللہ کو اپنے لئے مددگار نہ سمجھتا ہو اور اس سے مدد نہ مانگتا ہو۔ اگر غوث اعظم کے یہ معنی لئے جائیں کہ مطلقا بغیر کسی نسبت کے سب سے بڑا مددگار، تو معنوی اعتبار سے یہ کہنا درست ہوگا کہ اللہ سب سے بڑا مددگار ہے لیکن لفظ ،،غوث اعظم،، اللہ کے لئے قرآن و حدیث میں کہیں استعمال نہیں ہوا ہے اور یہ اللہ کے اسماء حسنی میں سے نہیں۔ البتہ مغیث اللہ کے صفاتی اسماء میں سے ہے لیکن یہ اللہ کے لئے مخصوص نہیں۔ کیوں کہ غیر اللہ کے لئے بھی اس کا استعمال ہوا ہے۔ بارش کو بھی حدیث میں مغیث کہا گیا ہے۔ لفظ غوث کا اطلاق اللہ کی ذات پر نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ رہا لفظ اعظم تو اس کی تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی کہ قرآن میں لفظ اعظم دو مقام پر مومنوں کے لئے بولا گیا ہے اور احادیث میں کثیر مقامات پہ غیر اللہ کے لئے بولا گیا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ غوث کا لفظ اللہ کے لئے خاص ہے نہ اعظم کا لفظ اللہ کے لئے خاص ہے، بلکہ دونوں غیر اللہ کے لئے بولنا درست ہے۔

یہ بحث تھی لفظ غوث اعظم کی معنوی تحقیق سے متعلق۔اب اگر اس کو لفظی واصطلاحی اعتبار سے دیکھا جائے تو غوث اعظم صرف بندے کے لئے بولنا جائز ہے اللہ کے لئے ہرگز جائز نہیں۔کیوں کہ اصطلاحی اعتبار سے،،غوث،،اللہ کے خاص محبوب بندوں کے ایک خاص طبقہ کو کہتے ہیں۔اللہ کے ولیوں کے ایک خاص طبقے کو"غوث" کہتے ہیں۔احادیث سے ثابت ہے کہ ہر دور میں غوث ہوا کرتے ہیں جس کے ماتحت سب اولیاء ہوتے ہیں۔علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے غوث کے وجود پر باضابطہ کتاب تصنیف فرمائی ہے۔جب" غوث"اللہ کا خاص محبوب بندہ ہوتا ہے تو پھر اللہ کو"غوث" کہنا کیوں کر درست ہوسکتا ہے؟

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس لحاظ سے غوث اعظم کہتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے اور بعد کے زمانے کے سارے اولیاء کے سردار ہیں۔سارے غوث کے آپ مرجع ہیں۔اس اعتبار سے آپ کو غوث اعظم کہا جاتا ہے۔ایک اہلِ حدیث مفتی کے فتوے کے مطابق جب اپنے زمانے کے مفتیوں کا جو مفتی مرجع وامام ہو اس کو مفتی اعظم کہنا درست ہے تو سارے غوث کے مرجع وامام کو غوث اعظم کہنا شرک کیوں؟ایک وہابی مفتی کو مفتی اعظم کہنے میں نہ شرک نظر آتا ہے نہ بدعت۔لیکن اللہ کے ایک مقرب ولی محبوبِ خاص،ولیوں کے سردار کو غوث کہنے میں شرک نظر آتا ہے،اس کا سبب ولیوں کی عداوت نہیں تو اور کیا ہے؟

شیخ ابن تیمیہ وہابیوں کا "امام اعظم"

پورا وہابی گروہ شیخ ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام،امام،قدوۃ الانام اور بھی بہت کچھ بولتا اور لکھتا ہے۔لیکن آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ شیخ ابن تیمیہ کے ایک ہم خیال عالم شیخ محمد بن علی بن محمود بن سلیمان بن داؤد الدقوقی نے ۷۲۸ھ میں ابن تیمیہ کی وفات پر ۱۵۶ اشعار پر مشتمل ایک طویل مرثیہ لکھا ہے جس میں شیخ ابن تیمیہ کو **امام اعظم** لکھا ہے۔

استشہاد کا شعر یہ ہے:

من ذا یطیق مع الفراق تجلدا قل لی وقد مات **الامام الاعظم**

(العقود الدرية من مناقب شيخ الاسلام ابن تيميه ج١ ص٤١٩ دار الكتاب العربى بيروت)

ترجمہ: اس کی جدائی پر کون صبر کر سکے گا مجھے بتاؤ! امام اعظم کی موت ہو چکی ہے۔

وہابی عقیدے کے مطابق اللہ کے سوا کسی کو حلال المشکلات، پناہ گاہ، کہنا بہر صورت شرک ہے لیکن قصیدہ مذکورہ میں ابن تیمیہ کو یہ سب کچھ کہنے کے ساتھ ساتھ اور بھی کیا کچھ شرک کے جلوے بکھیرے گئے ہیں، سردست ہم اس سے گریز کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ متوفی ۱۵۰ھ جو تابعی تھے اور جلیل القدر امام المحدثین اور ائمہ مجتہدین میں سب سے عظیم تھے انہیں امام اعظم کہا یا لکھا جائے تو وہابی گروہ حرام بلکہ شرک کا شور مچانے لگتا ہے لیکن وہی لقب اپنے مقتدا شیخ ابن تیمیہ کے لئے استعمال کرتا ہے تو حرام وشرک نہیں ہوتا آخر یہ دوہرا معیار کیوں؟

شیخ نجدی وہابیوں کے امام اعظم

وہابیہ کی نظر میں جو چیز اہل سنت و جماعت کے حق میں بدعت، گمراہی بلکہ شرک ہوتی ہے وہی وہابیوں کو اپنے گھر میں خالص توحید اور خالص سنت نظر آتی ہے۔

متعصب وہابیوں کے نزدیک امام ابوحنیفہ کو امام اعظم کہنا ناجائز وحرام ہے۔ دلیل یہ ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اعظم ہیں۔ دوسرے کو امام اعظم کہنا نبی کی شان میں گستاخی کرنا ہے۔ لیکن دیکھئے اپنے گھر پہ آکر عدل وانصاف کا یہ پیمانہ کس طرح بدل جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہ متوفی ۱۵۰ھ جو تابعی تھے انہیں امام اعظم کہنا وہابی واہل حدیث کے یہاں نبی کی شان میں گستاخی ہے لیکن ان کے شیخ الکل محمد بن عبدالوہاب نجدی جن کے فتنہ وہابیت کے رد میں خود انہیں کے بھائی شیخ سلیمان بن عبدالوہاب نے 'الصواعق الالهية فى الرد على الوهابية' نام کی کتاب لکھی۔ وہ ابن عبدالوھاب نجدی جنھوں نے اپنے ہمنواؤں کے سوا پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ ومشرک قرار دیا اور انہیں مباح الدم ٹھہرایا اور علماء حرمین طیبین کو قتل کروایا۔ جنھوں نے انگریزوں کا آلہ کار بن کر پورے جزیرۂ عرب بلکہ

پوری دنیا کے مسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم کرنے کا فریضہ انجام دیا (حقائق کی معلومات کے لئے دیکھئے انگریزی جاسوس ہمفرے کی کتاب ''ہمفرے کے اعترافات'') انہیں شیخ نجدی کو ان کے مقلد کن القاب سے یاد کرتے ہیں ذرا ملاحظہ کیجئے۔

نجدی علماء کے فتاوی کا ایک مجموعہ ۱۶/جلدوں میں چھٹی بار ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوا ہے جس کا نام ہے 'الدرر السنية فی الاجوبة النجدية' اس کی تیسری جلد کے صفحہ ۵ پر لکھا ہوا ہے:

"قال الحبر الحجة الثقة الامام الاعظم ۔ شیخ الاسلام 'والمسلمین' محی السنة فی العالمین محمد عبد الوهاب اجزل الله له الثواب"۔

یہاں پر شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کو امام اعظم لکھا گیا ہے۔ اس پر زیادہ کچھ تبصرہ کئے بغیر قارئین کی عدالت میں اس نزاع کو پیش کر کے گزر جانا چاہتا ہوں کہ امام ابوحنیفہ کو امام اعظم کہنا اگر وہابیوں کے نزدیک رسول کی ہمسری کرنا اور رسول کی شان میں گستاخی کرنا ہے تو شیخ ابن عبد الوہاب نجدی کو امام اعظم کہنا رسول کی شان میں گستاخی کیوں نہیں؟ حالانکہ اسی مجموعہ فتاوی میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کو بھی امام اعظم لکھا گیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ۳/مقامات پہ امام اعظم لکھا گیا ہے۔

شیخ ابن تیمیہ اور لفظ امام اعظم

وہابیوں کے مقتدا اور پیشوا شیخ ابن تیمیہ نے امام مالک بن انس کو امام اعظم لکھا ہے۔

(دیکھئے جامع المسائل لابن تیمیہ ج۵ ص۲۷۲ دار علم الفوائد للنشر والتوزیع ۱۴۲۲ھ)

برادرانِ اہل حدیث بتائیں کہ اگر غیر نبی کو امام اعظم کہنا نبی کی شان میں گستاخی ہے تو وہ شیخ ابن تیمیہ کو کیا کہیں گے کہ انہوں نے امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کو امام اعظم لکھا ہے۔ اگر امام مالک کو امام اعظم لکھنا نبی کی شان میں گستاخی نہیں تو امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھنا نبی کی شان میں گستاخی کیوں ہے؟

شیخ ابن القیم اور لفظ امام اعظم

شیخ ابن تیمیہ کے شاگرد شیخ ابن القیم جن کو وہابیہ خاص طور پر بہت مستند مانتے ہیں،

انہوں نے اپنے قصیدہ نونیہ ج اص ۵۲ پرامام ابوحنیفہ کوامام اعظم لکھا ہے اور اپنی کتاب جلاء الافھام ج اص ۲۷۶ پر نبی اکرم ﷺ کو بھی امام اعظم لکھا ہے۔

برادران اہل حدیث بتائیں کہ ابن القیم امام ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھ کر کس چیز کے مرتکب ہوئے مکروہ، حرام، کفریا کچھ اور؟

امام دارمی کی ایک حدیث میں تحریف

لفظ امام اعظم کی تحقیق کے سلسلے میں دوران مطالعہ امام دارمی کی ایک حدیث سامنے آئی جس میں وہابی محقق نے اپنے مقصد کے حصول کے لئے تحریف کرڈالی ہے۔حدیث شریف یہ ہے:

''ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔اس نے قحط سالی کی شکایت کرتے ہوئے کہا: یا محمد هلكت المواشي ونهكت الاموال وانا نستشفع بك على الله و بالله عليك فادع الله ان يسقينا یعنی اے محمد ﷺ خشک سالی کی وجہ سے مویشی ہلاک ہوگئے۔مال لٹ گئے ہم آپ کواللہ کی بارگاہ میں سفارشی بناتے ہیں اوراللہ کو آپ کے پاس شفاعت کرنے والا بناتے ہیں۔آپ اللہ سے دعا کیجئے ہم پر بارش برسائے۔اعرابی کی بات سن کر نبی پاک ﷺ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔اے اعرابی افسوس ہے تجھ پر! تجھے پتہ بھی ہے کہ تو کیا بول رہا ہے؟ اللہ تعالی اس سے بلند وبرتر ہے کہ اس کو کسی کے پاس سفارشی بنایا جائے۔وہ تواپنے عرش سے بھی اوراپنے آسمانوں سے بھی بلند تر ہے۔''

اللہ کے نبی ﷺ نے اعرابی کی اس بات پرناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا کہ اس نے آپ کواللہ کی بارگاہ میں اپنا سفارشی بنایا بلکہ حضور پاک ﷺ نے اعرابی کی اس لاعلمی پر اظہار افسوس فرمایا کہ اس نے اپنی لاعلمی کی بنیاد پر یہ کہا کہ ہم اللہ کو آپ کی بارگاہ میں اپنا سفارشی بناتے ہیں۔کیوں کہ نبی کو اللہ کی بارگاہ میں سفارشی بنانا درست ہے لیکن اللہ کو نبی کی بارگاہ

میں سفارشی بنانا کسی طرح درست نہیں۔ اللہ کسی کا سفارشی بننے سے پاک ہے یہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے اور یہی حق ہے۔ لیکن خوارج زمانہ فرقہ وہابیہ کے نزدیک اللہ کے یہاں کسی بھی بندے کو سفارشی بنانا گمراہی ہے۔

فرقۂ وہابیہ کا عقیدہ، عقیدۂ اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے۔ وہابیہ نے اپنے اس عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے حدیث مذکور میں تحریف کر ڈالی۔ چنانچہ اس وقت راقم کے سامنے امام دارمی کی کتاب الرد علی الجهمية موجود ہے جس کا ایک نسخہ وہابی محقق بدر بن عبد اللہ البدر کی تحقیق کے ساتھ دار ابن اثیر کویت سعودی عربیہ سے ۱۴۱۶ھ میں چھپا ہے۔ اس میں حدیث مذکور کے الفاظ کو اس طرح بدل دیا گیا ہے کہ اس سے حدیث کے معنی یہ پیدا ہو گئے۔ (بے شک اللہ اس سے پاک ہے کہ اس کے پاس کسی مخلوق کو سفارشی بنایا جائے)

حدیث مذکور کے اصل الفاظ یہ ہیں: اِنَّ اللّٰهَ اَعۡظَمُ مِنۡ اَنۡ يُّسۡتَشۡفَعَ بِهٖ عَلٰى اَحَدٍ مِنۡ خَلۡقِهٖ۔ ترجمہ: اللہ اس سے بلند و برتر ہے کہ اس کو کسی مخلوق کے پاس سفارشی بنایا جائے۔ لیکن وہابی ہاتھ نے اس کو بدل کر یوں لکھ دیا۔ ان اللّٰه اعظم من ان يستشفع عَلَيۡهِ بِاَحَدٍ من خلقه۔ ترجمہ بے شک اللہ اس سے بلند و برتر ہے کہ اس کی بارگاہ میں کسی مخلوق کو سفارشی بنایا جائے۔ تحریف شدہ الفاظ سے جو معنی پیدا ہوئے اس کو قارئین اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ کی بارگاہ میں کسی بھی مخلوق کو سفارشی بنانا درست نہیں۔ یہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا نہیں۔ زمانہ قدیم میں فرقہ معتزلہ کا تھا اور آج فرقہ وہابیہ کا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں کسی بھی مخلوق کو خواہ وہ نبی ہو یا ولی سفارشی نہیں بنا سکتے۔ امام دارمی کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ میں تحریف کی گئی ہے۔ اس کے ثبوت پر اس وقت میرے سامنے تقریباً ایک درجن کتب تفاسیر و احادیث موجود ہیں۔ تمام کتابوں میں حدیث مذکور کے وہ الفاظ نہیں جو امام دارمی کی کتاب 'الرد علی الجهمية' کے محرف نسخے میں ہے۔ ذیل میں چند کتابوں کے حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) تفسير ابن ابی حاتم الرازی (ج۸ص۲۵۱۵ مكتبة نزار مصطفى الباز مكة

المکرمة طبع ثالث ۱۴۱۹ھ) میں یہ الفاظ ہیں:

لا یستشفع باللّه علی احد من خلقه شان اللّه اعظم من ذٰلك :

ترجمہ: اللہ کو کسی مخلوق کے پاس شفیع نہیں بنایا جاسکتا۔ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

(۲) سنن ابو داؤ د (ج۴ص ۲۳۲ باب فی الجهمية ناشر المکتبة العصرية بيروت) میں یہ الفاظ ہیں:

"ويحك انه لا يستشفع باللّه على احد من خلقه شان الله اعظم من ذٰلك"

ترجمہ: افسوس ہے تجھ پر! بے شک اللہ کو کسی مخلوق کے پاس شفیع نہیں بنایا جاسکتا۔ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

(۳) مسند البزار (ج۸ص ۳۵۴ ناشر مکتبة العلوم والحکم المدينة المنورة طبع اول ۱۹۸۸ھ) میں یہ الفاظ ہیں:

" ويحك انه لا يستشفع باللّه على احد ان الله اعظم من ذٰلك "

(۴)التوحيد لابن خزيمة (ج۱ص ۲۳۹ باب ذكر استواء خالقنا العلى الاعلى ۔ ناشر مکتبة الرشد الرياض طبع خامس ۱۴۱۴ھ میں یہ الفاظ ہیں:

"و يحك انه لا يستشفع باللّه على احد من جميع خلقه شان اللّه اعظم من ذٰلك"

(۵) مستخرج ابو عوانه (ج۲ص ۱۲۰ الاستسقاء ناشر دار المعرفة بيروت طبع اول ۱۴۱۹ھ) میں یہ الفاظ ہیں:

" ويحك ما تدرى ما اللّه ان شانه اعظم من ذلك انه لا يستشفع به على احد"

(۶) الشريعة للآجرى (ج۳ص ۱۰۹۰ ناشر دار الوطن الرياض طبع ثانی ۱۴۲۰ھ)میں یہ الفاظ ہیں:

" و يحك انه لا يستشفع بالله على احدٍ شان الله اعظم من ذٰلك "

(۷) المعجم الكبير للطبرانی (ج۲ص۱۲۸ ناشر مکتبة ابن تيميه القاهره) میں یہ الفاظ ہیں:

”ویحك لا یستشفع بالله علی احد من خلقه شان الله اعظم من ذلك“

(۸) الاسماء والصفات للبیهقی (ج ۲ص ۳۱۷ ناشر مکتبة السوادی سعودی عربیه طبع اول ۱۴۱۳ھ) میں یہ الفاظ ہیں:

”انه لا یستشفع به علی احد“

(۹) الصفات للدار قطنی (ج۱ص ۳۱ ناشر مکتبة الدار المدینة المنورة طبع اول ۱۴۰۲ھ) میں یہ الفاظ ہیں:

” انه لا یستشفع بالله علی احد من خلقه“

مذکورہ بالا کتابوں کے حوالوں سے معلوم ہوا کہ امام دارمی کی کتاب ’الرد علی الجهمیة‘ کی حدیث کے الفاظ میں وہابی ہاتھ نے تحریف کی ہے اور اس کے پیچھے ان کا ناپاک ارادہ کارفرما ہے۔ وہ یہ کہ حدیث مذکور کی آڑ میں اس عقیدۂ بد کو ثابت کیا جائے کہ اللہ کی بارگاہ میں کسی مخلوق کو شفیع بنانا درست نہیں خواہ وہ مخلوق نبی ہو یا ولی یا اور کوئی۔

الحمدللہ میں نے وہابی محقق کے ارادہ بد کا پردہ چاک کرتے ہوئے ۹ کتب تفاسیر واحادیث سے ثابت کردیا کہ امام دارمی کی کتاب میں حدیث مذکور کے الفاظ کو وہابی محقق نے بدل دیا ہے۔

وللّٰه الحجة البالغةوالحمد لله رب العٰلمین وما توفیقی الا با للّٰه وما ارید الا الاصلاح وصلی الله علی رسوله محمد واله وصحبه اجمعین۔

مآخذ و مراجع

نمبر	کتاب	مصنف	سن وصال	مطبع /سن اشاعت
۱	القرآن الکریم	اللہ عزوجل	ازلی وابدی	لامکاں
۲	صحیح البخاری	ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری	۲۵۶ھ	دارطوق النجاۃ ۱۴۲۲ھ
۳	صحیح مسلم	مسلم بن الحجاج القشیری	۲۶۱ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
۴	سنن ابوداؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث سجستانی	۲۷۵ھ	المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت
۵	جامع ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی	۲۷۹ھ	مکتبۃ المصطفیٰ البابی الحلبی ۱۳۹۵ھ
۶	سنن نسائی	ابوعبدالرحمٰن شعیب النسائی	۳۰۳ھ	مکتبہ المطبوعات الاسلامیۃ حلب ۱۴۰۶ھ
۷	سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳ھ	داراحیاء الکتب العربیۃ حلب
۸	صحیح ابن خزیمہ	ابوبکر محمد بن اسحٰق ابن خزیمہ	۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت
۹	المنتقیٰ شرح المؤطا	ابوالولید سلیمان بن خلف	۴۷۴ھ	مطبعۃ السعادۃ مصر ۱۳۳۲ھ
۱۰	فتح الباری شرح البخاری	زین الدین بن رجب حنبلی	۷۹۵ھ	مکتبۃ الغرباء الاثریۃ المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۷ھ
۱۱	شرح البخاری للسفیری	شمس الدین محمد بن عمر السفیری	۹۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
۱۲	شرح سنن ابوداؤد	محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۲۰ھ
۱۳	التوکل علی اللہ	ابوبکر عبداللہ ابن ابی الدنیا	۲۸۱ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت ۱۴۱۳ھ
۱۴	مشیخۃ القزوینی	عمر بن علی القزوینی	۷۵۰ھ	دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
۱۵	الاتباع	صدرالدین محمد بن علاء ابن ابی العز	۷۹۲ھ	عالم الکتب لبنان ۱۴۰۵ھ
۱۶	الاستخراج لأحکام الخراج	ابن رجب حنبلی	۷۹۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۵ھ
۱۷	بذل المجہود فی تحریر اسئلۃ تغیر النقود	محمد بن عبداللہ التمرتاشی	۱۰۰۴ھ	مکتبۃ القدس فلسطین ۱۴۲۲ھ
۱۸	البدایۃ والنہایۃ	اسماعیل بن عمر ابن کثیر	۷۷۴ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۰۸ھ

۱۹	شفاء الغرام باخبار البلد الحرام	محمد بن احمد الفاسی	۸۳۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
۲۰	إنباء الغمر بابناء العمر	احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ	احیاء التراث الاسلامی مصر ۱۳۸۹ھ
۲۱	الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل	عبد الرحمٰن بن محمد حنبلی	۹۲۸ھ	مکتبۃ دندیس عمان
۲۲	الفتاوی الحدیثیۃ	احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی	۹۷۴ھ	دار الفکر بیروت
۲۳	الانتصار فی الرد علی المعتزلۃ والقدریۃ الاشرار	ابو الحسن یحیی الشافعی	۵۵۸ھ	اضواء السلف الریاض
۲۴	تفسیر الرازی	ابو عبد اللہ محمد بن عمر الرازی	۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
۲۵	تفسیر القرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی	۶۷۱ھ	دار الکتب المصریۃ القاھرۃ ۱۳۸۴ھ
۲۶	مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح	عبد السلام مبارکپوری	۱۴۱۴ھ	جامعہ سلفیہ بنارس ۱۴۰۴ھ
۲۷	شرح ریاض الصالحین	محمد بن صالح العثیمین	۱۴۲۱ھ	دار الوطن للنشر والتوزیع ۱۴۲۶ھ
۲۸	الاجوبۃ النافعۃ	محمد ناصر الدین البانی	۱۴۲۰ھ	مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع الریاض ۱۴۲۰ھ
۲۹	سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ والضعیفۃ	,,	,,	,,
۳۰	جامع المسائل	ابو العباس احمد ابن تیمیۃ	۷۲۸ھ	دار عالم الفوائد للنشر والتوزیع ۱۴۲۲ھ
۳۱	منہاج السنۃ	,,	,,	جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ۱۴۰۶ھ
۳۲	الدراری المضیئۃ شرح الدرر البہیۃ	محمد بن علی الشوکانی	۱۲۵۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۷ھ
۳۳	بستان الاحبار مختصر نیل الاوطار	فیصل بن عبد العزیز النجدی	۱۳۷۶ھ	دار اشبیلیا للنشر والتوزیع الریاض ۱۴۱۹ھ
۳۴	الفقہ المیسر فی ضوء الکتاب والسنۃ	جماعۃ من المؤلفین النجدیین		مجمع الملک فہد بطباعۃ المصحف بیروت
۳۵	الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ	جماعۃ من المؤلفین النجدیین		وزارۃ الاوقات والشؤن الاسلامیۃ الکویت
۳۶	الابانۃ عن أصول الدیانۃ	ابو الحسن علی بن اسحٰق الاشعری	۳۲۴ھ	دار الانصار القاھرۃ ۱۳۹۷ھ
۳۷	تاریخ بغداد وذیولہ	خطیب ابوبکر احمد بن علی البغدادی	۴۶۳ھ	دار الغرب الاسلامی ۱۴۲۲ھ
۳۸	تذکرۃ الحفاظ	شمس الدین ابو عبد اللہ محمد الذھبی	۷۴۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ

۳۹	اعیان العصر واعوان النصر	صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی	۷۶۴ھ	دارالفکر المعاصر بیروت ۱۴۱۸ھ
۴۰	الوافی بالوفیات	,,	,,	داراحیاء التراث بیروت ۱۴۲۰ھ
۴۱	الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیۃ	عبداللہ بن محمد بن نصر اللہ القرشی	۷۷۵ھ	میر محمد کتب خانہ کراچی
۴۲	صبح الاعشی فی صناعۃ الانشاء	احمد بن علی بن احمد الفزاری	۸۲۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
۴۳	مغانی الاخیار فی شرح اسامی رجال معانی الاثار	ابومحمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
۴۴	تاج التراجم فی طبقات الحنفیۃ	قاسم بن قطلوبغا	۸۷۹ھ	دارالقلم دمشق ۱۴۱۳ھ
۴۵	کنوز الذھب فی تاریخ حلب	احمد ابراہیم موفق الدین	۸۸۴ھ	دارالقلم حلب ۱۴۱۷ھ
۴۶	مناقب اسداللہ الغالب علی بن ابی طالب	شمس الدین ابوالخیر ابن الجزری	۸۳۳ھ	مکتبۃ القرآن ۱۹۹۴ء
۴۷	مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان	ابومحمد عفیف الدین الیافعی	۷۶۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
۴۸	الکامل فی التاریخ	ابوالحسن علی بن ابی الکرابن الجزری	۶۳۰ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۱۷ھ
۴۹	العقود اللؤلؤیۃ فی تاریخ الدولۃ الرسولیۃ	موفق الدین علی بن الحسن	۸۱۲ھ	مرکز الدراسات صنعاء ۱۴۰۳ھ
۵۰	النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ	یوسف بن تغری	۸۷۴ھ	دارالکتب مصر
۵۱	الدارس فی تاریخ المدارس	عبدالقادر بن محمد الدمشقی	۹۲۷ھ	دارالکتب العلمیۃ ۱۴۱۰ھ
۵۲	تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس	حسن بن محمد الدیاربکری	۹۶۶ھ	دارصادر بیروت
۵۳	قفو الاثر فی صفوۃ علوم الاثر	محمد بن ابراہیم الحلب	۹۷۱ھ	مکتبۃ المطبوعات الاسلامیۃ حلب ۱۴۰۸ھ
۵۴	نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس	عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری	۸۹۴ھ	المطبعۃ الکاسلیۃ مصر ۱۲۸۳ھ
۵۵	حاشیۃ شرح نخبۃ الفکر	علی بن سلطان محمد القاری	۱۰۱۴ھ	دارالارقم لبنان
۵۶	السیرۃ الحلبیۃ	علی بن ابراہیم الحلبی	۱۰۴۴ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
۵۷	شذرات الذھب	عبدالحی بن احمد بن محمد العسکری	۱۰۸۹ھ	دارابن کثیر دمشق بیروت ۱۴۰۶ھ
۵۸	حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی	شہاب الدین احمد بن محمد الخفاجی	۱۰۶۹ھ	دارصادر بیروت

۵۹	سمط النجوم العوالی	عبدالملک بن حسن المکی	۱۱۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
۶۰	تفسیر روح البیان	اسمٰعیل حقی الخلوتی	۱۱۲۷ھ	دارالفکر بیروت ۱۳۹۹ھ
۶۱	الآیات البینات	نعمان بن محمود الألوسی	۱۳۱۷ھ	
۶۲	صفۃ صلاۃ النبی ﷺ	محمد بن صالح العیثمین	۱۴۲۱ھ	
۶۳	القصیدۃ النونیۃ	ابن القیم الجوزیہ	۷۵۱ھ	
۶۴	الدرر البھیۃ والروضۃ الندیۃ	محمد صدیق حسن خاں	۱۳۰۷ھ	دار ابن القیم للنشر والتوازیع اریاض
۶۵	ابجد العلوم			دار ابن حزم ۱۴۲۳ھ
۶۶	الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ	,,		دارالکتب العلمیۃ بیروت
۶۷	العقود الدریۃ فی مناقب ابن تیمیۃ	شمس الدین محمد بن احمد عبدالھادی	۷۴۴ھ	دارالکاتب العربی بیروت
۶۸	الدرر السنیۃ فی الاجوبۃ النجدیۃ	علماء نجد الاعلام	۱۴۱۷ھ	
۶۹	جلاء الافہام	شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم	۷۵۱ھ	دارالعروبۃ الکویت ۱۴۰۷ھ
۷۰	تفسیر ابن ابی حاتم	ابو محمد عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم الرازی	۳۲۷ھ	مکتبۃ نزار المصطفٰی الباز مکۃ المکرّمۃ ۱۴۱۹ھ
۷۱	مسند البزار	ابو بکر احمد بن عمرو البزار	۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم الحکم المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۶ھ
۷۲	الرد علی الجھمیۃ	ابو سعید عثمان بن سعید الدرمی	۲۸۰ھ	دار ابن الاثیر الکویت
۷۳	التوحید	ابو بکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ	۳۱۱ھ	مکتبۃ الرشد السعودیۃ
۷۴	مستخرج ابی عوانۃ	ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق	۳۱۶ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ

مصنف کی کتابیں

(۱) عقائداہل سنت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	مطبوعہ
(۲) فضائل شعبان وشب برأت (احادیث معتبرہ کی روشنی میں)	مطبوعہ
(۳) عیدمیلادالنبی کی شرعی حیثیت	مطبوعہ
(۴) فضائل ماہِ رجب	مطبوعہ
(۵) شب برأت کیسے گذاریں	مطبوعہ
(۶) مغفرت کا سامان ماہ رمضان مع رسالہ ۲۰ رکعات تراویح	مطبوعہ
(۷) قوالی کا شرعی حکم	مطبوعہ
(۸) تذکرہ مولانا سیداحمداشرف کچھوچھوی	مطبوعہ
(۹) سرکارکلاں بحیثیت مرشد کامل	مطبوعہ
(۱۰) مکتوبات سرکارکلاں	مطبوعہ
(۱۱) خطبات سرکارکلاں	مطبوعہ
(۱۲) آداب صحبت وزیارت مشائخ (مخدوم اشرف سمنانی) ترجمہ وتحشیہ	مطبوعہ
(۱۳) نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا (احادیث وآثارمعتبرہ کی روشنی میں)	مطبوعہ
(۱۴) ترک رفع یدین (احادیث وآثارصحیحہ کی روشنی میں)	مطبوعہ
(۱۵) فسقِ یزید (احادیث وآثارمعتبرہ کے حوالے سے)	مطبوعہ
(۱۶) امام حسن رضی اللہ عنہ کوزہر کس نے دیا؟	غیر مطبوعہ
(۱۷) لقبِ امام اعظم	مطبوعہ
(۱۸) کیا تراویح آٹھ رکعت سنت ہے؟ (انگلش)	مطبوعہ
(۱۹) معجزۂ ردِ شمس (امام جلال الدین سیوطی ویوسف صالحی دمشقی) ترجمہ وتحشیہ	مطبوعہ
(۲۰) فضائلِ ذکروذاکرین (امام جلال الدین سیوطی) ترجمہ	مطبوعہ